الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعتہ المبارک ۸ر نومبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۵

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی مومن اور راست باز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے

"یاد رکھو اور سمجھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا یہود تورات کو چھوڑ بیٹھے تھے اور اس پر ان کا عمل نہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ یہودی تو اب تک بھی تورات کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان کی قربانیاں اور رسوم آج بھی اس طرح ہوتی ہیں جیسے اس وقت کرتے تھے۔ وہ برابر آج تک بیت المقدس کو اپنے قبلہ سمجھتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے عالم اور احبار بھی اس وقت موجود تھے اس وقت پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ کی کیا ضرورت پڑی تھی؟ دوسری طرف عیسائی قوم تھی۔ ان میں بھی ایک فرقہ لا الہ الا اللہ کو مانتا تھا۔ پھر کیا وجہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور کتاب اللہ کو بھیجا۔ یہ ایک سوال ہے جس پر ہمارے مخالفوں اور ایسا اعتراض کرنے والوں کو غور کرنا چاہئے اگرچہ یہ ایک باریک مسئلہ ہے لیکن جو لوگ غور اور فکر کرتے ہیں ان کے لئے باریک نہیں ہے۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے۔ وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا۔ وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اخلاص مگر انسان بعض اوقات ظاہری اعمال کو دیکھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا وہ تہجد و اشراق پڑھتا ہے، بظاہر ابرار و اخیار کے کام کرتا ہے تو اس کو نیک سمجھ لیتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں، یہ پوست اور قشر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا۔ جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو۔ بے وفا آدمی کتے کی طرح ہے جو مردار دنیا پر گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ بظاہر نیک بھی نظر آتے ہوں، لیکن افعال ذمیمہ ان میں پائے جاتے ہیں اور پوشیدہ بدچلنیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جو نمازیں ریاکاری سے بھری ہوئی ہوں ان نمازوں کو ہم کیا کریں، اور ان سے کیا فائدہ؟۔

نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز، نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔

بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راست باز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر ان کا نام کافر ہے۔ اس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے۔ دنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو"۔

(ملفوظات جلد سوم [طبع جدید] صـ ۵۰۰، ۵۰۱)

اگر اللہ کا پیار دل میں ہو تو جتنا آپ کو کائنات کے رازوں پر دسترس ہوگی اتنا ہی اللہ کی محبت آپ کے دل پر غالب آتی چلی جائے گی

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۶ء)

ناروے (۲۵ر اکتوبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد نور، اوسلو، ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ آل عمران کے آخری رکوع، "ان فی خلق السماوات والارض ...." کی چند آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ یہ آیات کریمہ جب بھی میں ناروے آتا ہوں بکثرت مجھے یاد آتی ہیں کیونکہ ان میں جن آیات کا یعنی موسم اور حالات کے ادلنے بدلنے کا اور قدرت کے رازوں کا ذکر ہے جو مومنوں پر کھولے جاتے ہیں، ان کا ایک گہرا تعلق ناروے سے بھی ہے، اگرچہ دنیا کے ہر خطے سے ہے۔ اس لئے ناروے میں آ کر جتنا یہ آیات یاد آتی ہیں اتنا ہی تکلیف کا احساس بھی بڑھتا ہے کہ ہم اس ملک کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یہ خیال آیا کہ ان آیات کے حوالے سے میں ان مسائل کا حل تلاش کروں۔ سب سے پہلی بات کہ وہ کیا طریق اختیار کیا جائے جس سے جماعت کے اندر ایک ولولہ پیدا ہو جائے، ایسی لگن لگ جائے جس کے نتیجے میں وہ اس ملک میں اسلام پھیلانے کا حق ادا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ انہی آیات میں یہ ذکر ہے کہ یہ جذبہ اور یہ توفیق عشق الٰہی کے بغیر مل نہیں سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ حسن قدرت کے لئے محض پہاڑوں، پھولوں، بجلی کی گھن گرج اور آبشاروں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ حسن تو ایک تصویر بنانے والے کی ذات میں ہوتا ہے اور جسے تصویر بنانے کی توفیق ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا آپ جہاں بھی ہوں، لق و دق صحرا میں ہوں یا شاداب سبزہ زاروں میں ہوں، ہر جگہ آپ کو خالق کی صناعی کے حسن دکھائی دیں گے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

لندن میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معمول ہے کہ آپ ہر ہفتہ میں ۱۴ گھنٹے ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے لئے مختلف پروگراموں کی ریکارڈنگ کے لئے صرف فرماتے ہیں۔ بعض ایام میں ریکارڈنگ کے وقت کی اوسط اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ دیگر بے شمار اور بے انتہا اہم مصروفیات کے ساتھ ساتھ اس قدر وقت ایم ٹی اے کے لئے عطا فرمانا کچھ آسان بات نہیں لیکن حضور انور کا یہ طریق ہمیں یہ بتاتا ہے کہ حضور انور کے دل میں یہ غیر معمولی تڑپ اور جوش ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ امور عالمگیر ناظرین اور سامعین تک پہنچ سکیں۔ غیر بھی استفادہ کریں اور احمدی بھی ان علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھریں۔ ان پروگراموں کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے ان سے استفادہ کرنا، خود بھی ان پروگراموں کو دیکھنا اور اپنے بچوں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی دکھانا ہمارا فرض ہے۔

—○○○—

ہفتہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۶ء:

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں آج بھی ناصرات اور اطفال کی کلاس خاکسار نے لی۔ حسب اعلان آج بچوں کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بارہ میں معلومات کا مقابلہ کروایا گیا۔ بچوں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ ایک گروپ میں گیارہ سال تک کی عمر کے بچے اور بچیاں تھے اور دوسرا گروپ بڑی عمر کے بچوں اور بچیوں پر مشتمل تھا۔ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ ایک گروپ میں بچیاں جیت گئیں اور دوسرے مقابلے میں بچے سبقت لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے لئے کامیابی مبارک کرے۔ یہ پروگرام اگر والدین اپنے بچوں کو دکھائیں تو ان کی دینی معلومات میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

اتوار ۲۰ر اکتوبر ۱۹۹۶ء:

آج کا دن انگریزی میں مجلس سوال و جواب کے لئے مقرر ہے۔ آج ایک سابقہ مجلس کا پروگرام دوبارہ پیش کیا گیا۔

سوموار و منگل ۲۱ر و ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۶:

حضور انور کے لندن سے باہر ہونے کی وجہ سے ترجمۃ القرآن کی نئی کلاسیں منعقد نہیں ہوئیں تاہم مقررہ پروگرام کے مطابق دو گزشتہ کلاسیں نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئیں۔

بدھ و جمعرات ۲۳/ و ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۶:

ہومیو پیتھی کی نئی کلاسیں بھی منعقد نہیں ہوئیں البتہ ناظرین کے اضافہ علم اور دوہرائی کے لئے دو سابقہ کلاسیں پروگرام "ملاقات" میں پیش کی گئیں۔

جمعتہ المبارک ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۶:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اوسلو (ناروے) سے Live پیش کیا گیا۔ یہ انتظام نارویجئن ٹیلی ویژن کے تعاون سے پیش کیا گیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد ایک گزشتہ مجلس سوال و جواب (جو اردو زبان میں تھی) پیش کی گئی۔

(ع۔ م۔ ر)

آئندہ شمارہ میں

مؤرخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا خصوصی مضمون ملاحظہ فرمائیں جس میں آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی طرف سے شائع کردہ کتاب "تحریک ختم نبوت" پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے اس کے مصنف کے دجل و تلبیس اور جھوٹ اور ملمع کاریوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے حقیقت حال کو بیان فرمایا ہے۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

اداریہ

رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

آج کے دور میں اسلام کے حسین اور مقدس چہرہ کو بدزیب اور داغدار بنا کر دنیا کو دکھانے کے لئے ظاہر پرست، تنگ نظر، متعصب اور متشدد ملاؤں نے اپنے فاسدانہ خیالات اور فاسقانہ اعمال سے دشمنان اسلام کی جس قدر مدد کی ہے اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ وہ مذہب جو امن و سلامتی کا علمبردار ہے، جو دین کے معاملہ میں ہر قسم کے جبر و تشدد کی کلی اور قطعی طور پر نفی کرتا ہے، جس کی محبت اور پیار اور رواداری کی تعلیم اتنی عظیم الشان ہے کہ کسی اور مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بدنصیبی سے اسی مذہب کے نام پر اس کی تعلیمات کے برعکس ان بدنصیب ملاؤں نے جبر و تشدد کی طرز عمل اپنا کر ساری دنیا میں اسلام کو ایک نہایت خوفناک خونی مذہب کے طور پر پیش کرنے اور اس کے مقدس نام کو بٹہ لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ان نام نہاد مسلمانوں نے اسلام کی جو عملی تصویر بنا رکھی ہے اس کی رو سے اسلام قتل و غارت گری کا مذہب ہے۔ آزادی ضمیر یا بنیادی انسانی حقوق کی اس میں کوئی گنجائش نہیں۔ یہ مذہب ڈنڈے کے زور سے اصلاح معاشرہ کا قائل ہے۔ عورتیں ایک ادنیٰ درجہ کی مخلوق ہیں، ان کے حقوق مردوں سے کم ہیں اور ذاتی مرتبہ میں وہ ھرگز مردوں کے برابر نہیں۔ مرتد کی سزا قتل ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسلام کا یہ اتنا بھیانک تصور ہے کہ کوئی سعید فطرت انسان ایسے مذہب کو قبول نہیں کر سکتا۔

گر یہی دیں ہے جو ہے ان کے خصائل سے عیاں
میں تو اک کوڑی کو بھی لیتا نہیں ہوں زینہار

مزید تعجب اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ اپنے ان تمام بیہودہ اعتقادات اور قبیح حرکات کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کی بجائے قرآن و سنت سے ان کی سند حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے نہایت لغو اور رکیک تاویلات کرتے ہیں جنہیں قرآن مجید کی محکم آیات بڑے زور اور قطعی دلائل سے رد کرتی ہیں۔ جہاں تک اسلام کے کھلے کھلے دشمنوں کا تعلق ہے تو وہ تو پہلے ہی موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں چنانچہ وہ ان لوگوں کے بیانات اور ان کی حرکتوں کو میڈیا میں خوب اچھالتے ہیں جس کے نتیجہ میں حقیقت اسلام سے بے خبر لوگ اسلام سے مزید متنفر ہو کر دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ گزشتہ ماہ یہاں برطانیہ کے ایک نیشنل ٹی وی چینل پر ایک مذاکرہ پیش کیا گیا جس میں افغانستان کے مذہبی انتہا پسند ملاؤں کے طرز عمل کو پیش کرتے ہوئے یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ کیا اسلام مغربی دنیا کے لئے خطرہ ہے؟ اس پروگرام میں مسلمانوں کے جو نمائندے پیش ہوئے ان کی کارکردگی حد درجہ افسوسناک اور تکلیف دہ تھی۔ اسلام کی فضیلت اور برتری کو ثابت کرنا تو ایک طرف وہ اسلام کا دفاع بھی نہیں کر سکے بلکہ الٹا اس قسم کے بیانات دیئے کہ قرآن میں بعض ایسے احکامات ہیں جو مبہم اور مشکوک ہیں مثلاً اس میں عورتوں کو مارنے کا حکم ہے۔ اسی طرح دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کا مسئلہ ہے۔ پھر طلاق اور خلع میں برابری کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ عورتیں عبادات کے پہلو سے تو برابری رکھتی ہیں لیکن ذاتی مرتبہ میں مردوں سے کم تر ہیں۔ اور اسلام میں عورتوں سے ادنیٰ سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اور ایک صاحب نے تو یہ بھی کہا کہ قرآن مجید کا ایک حصہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اس کی بعض تعلیمات صرف عرب کے اس وقت کے مخصوص ماحول کے لئے تھیں اور اب وہ حصہ آؤٹ آف ڈیٹ ہو چکا ہے......... انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

اور یہ باتیں وہ مسلمان کر رہے تھے جنہیں "اسلامی سکالر" اور مختلف "مسلم تنظیموں کے سربراہ" کے طور پر وہاں بلایا گیا تھا

کیسے پتھر پڑ گئے ہے ہے تمہاری عقل پر
دیں ہے مونہہ میں گرگ کے تم گرگ کے خود پاسدار

اگر اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان "سکالرز" کا یہ حال ہے تو بے چارے عوام الناس مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟

حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کی زبوں حالی اور دین سے عدم واقفیت اور دینی غیرت کے فقدان اور جاہلانہ طرز عمل کو دیکھ کر ہر احمدی کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ہمارے مخالف ہمیں جو چاہیں کہیں اور ہم سے جو چاہیں سلوک کریں لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہمارے مخالف اس سچے علم اور ان دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے بے بہرہ اور ان روحانی ہتھیاروں سے عاری ہیں جن کی ضرب کاری کبھی خطا نہیں جاتی۔ اسی طرح وہ مذاہب کی اس عالمی جنگ روحانی میں غالب آنے والی حکمت عملی سے ناواقف اور اس آسمانی قیادت سے محروم ہیں جس کے ذریعہ آج دیگر تمام ادیان پر دین اسلام کی فضیلت و برتری کا اظہار اور عالمگیر غلبہ مقدر ہے۔ پس آج اگر وہ جو "ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام" اور "صرف اسمی اور رسمی اسلام" پر نازاں ہیں، عیسائیوں اور یہودیوں اور دھریوں اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھاتے ہیں تو لازم تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ یہ مقابلہ ان کے بس میں نہیں اور انہیں اس بات پر مامور نہیں کیا گیا۔ اور وہ مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام جنہیں فتوحات کی بشارتوں کے ساتھ خدا نے مبعوث فرمایا ہے ان کا یہ لوگ انکار کرتے بلکہ انہیں دائرہ اسلام سے ہی خارج قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ آپ ہی اسلام کے وہ جری پہلوان ہیں جو مذاہب کے میدان کارزار میں خدائی نصرت و تائیدات کے ساتھ اترے ہیں تا اسلام کی روشنی کو عام طور پر دنیا میں پھیلائیں اور حقارت اور ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رھزنی کے موقعہ اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں۔ اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا.........

اب اے مسلمانو! سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس قوم میں استعمال کئے گئے اور پر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعے سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے طیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور ان ہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔" (فتح اسلام)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہی کے الفاظ میں ہم یہ دعا کرتے ہیں:

اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرے کو ہر اک غفلت شعار
تیری طاقت سے جو منکر ہیں انہیں اب کچھ دکھا
پھر بدل دے گلشن و گلزار سے یہ دشت خار
زور سے جھٹکے اگر کھاوے زمیں کچھ غم نہیں
پر کسی ڈھب سے تزلزل سے ہو ملت رستگار

بقیہ:- خلاصہ خطبہ جمعہ

ناروے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے احباب سے فرمایا کہ آپ کو خدا نے ایک ایسے ملک میں پیدا کیا ہے جہاں خدا کی صناعی کا حسن ظاہر و باہر ہے اور حسن کو کرید کر اسے تلاش کر کے پھر اللہ کی یادوں کے لطف لینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ حضور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ناروے میں لوگوں کی آنکھیں ایسی خیرہ ہو گئی ہیں کہ انہیں کھلا کھلا اور ظاہر و باہر حسن نظر نہیں آتا اور خالق کی طرف دھیان نہیں جاتا بلکہ یہ حسن ہی گویا ان کی نظر کی صلاحیتوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے جو ظاہر و باہر حسن آپ کو دیکھنے کی توفیق بخشی ہے اس کو اگر آپ نہ پہچان سکیں اور بار بار اللہ کی محبت میں سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے آپ کے دل اچھلنے نہ لگیں تو پھر آپ اس ملک کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔ محبت الٰہی سب باتوں کا جواب ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کی دلنشین تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان ساری کائنات کا خلاصہ ہے۔ انسان کے اندر جو صلاحیتیں رکھی گئی ہیں باہر کی کائنات سے اس کا کوئی بھی مقابلہ نہیں اور اس میں سب سے بڑی صلاحیت سوچ کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب تک آپ کو پہلے ربوبیت سے واقفیت نہ ہوئی ہو، ایمان بالغیب کام نہیں آتا۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک جماعت احمدیہ کا بوڑھا، بچہ، ہر مرد و عورت وہ زندگی حاصل نہ کر لے جس زندگی کا ان آیات میں ذکر ہے اس وقت تک وہ کوئی زندگی کا پیغام اس ملک کو نہیں دے سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ آغاز اللہ کی محبت سے کریں گے تو سفر کامیاب ہوگا۔ خطبہ کے آخر پر حضور نے دعائیہ کلمات میں فرمایا کہ خدا کرے جلد از جلد ہم ناروے کے حالات کو بدلتا ہوا دیکھیں۔ کاش ہم نارویجئن قوم کو جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے دیکھیں۔ خدا کرے کہ اس آرزو کے پورا ہونے کے دن قریب تر آ جائیں۔

جو عالمی جہاد تمام دنیا میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ سے جاری ہے اس کی یہ روح ہے اور یہ اس کا فلسفہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سمجھنا چاہئے کہ ہم اپنی بقا کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں

اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۲۸ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی

بذریعہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہزارہا ہندوستان اور دیگر ملکوں کے باشندے قادیان میں مسجد اقصیٰ میں جلسہ سالانہ قادیان کے آخری یعنی الوداعی خطاب کو سننے کے لئے اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔ یہ جلسہ اس سے پہلے باہر ہوا کرتا تھا لیکن مسلسل بارش کی وجہ سے کوئی چارہ نہ رہا سوائے اس کے کہ مسجد اقصیٰ میں یہ جلسہ منعقد کیا جاتا۔

آج جب میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس جلسے کی تعداد کیا تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں ۱۸۹۴ء میں قادیان میں منعقد ہوا تھا تو تعداد تو نہ ملی مگر بارش کی حکمت سمجھ آگئی کیونکہ اس وقت بھی ۱۸۹۴ء میں جو جلسہ ہوا وہ مسجد اقصیٰ ہی میں ہوا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس طرح عجیب طریق پر بعض مشابہتوں کو زندہ کرتا ہے اور سامنے لاتا ہے۔ پس یہ بارش بھی آپ کے لئے بہت مبارک ہو جس نے آج آپ کو اسی مسجد میں، اسی مقام میں، اسی فضا میں اکٹھا کر دیا ہے جس مسجد میں، جس مقام پر، جس فضا میں آج سے پورے ایک سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں یہ جلسہ یعنی ۱۸۹۴ء کا جلسہ منعقد ہوا تھا۔

قادیان میں بہت دور دور سے بھی لوگ تشریف لائے ہیں۔ غیر ملکوں کے علاوہ ہندوستان کے مختلف کونوں سے بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جہاں تک باہر کے ملکوں کا تعلق ہے دور سے آنا محض فاصلے کے لحاظ سے دوری ہے مگر سہولتوں کے اعتبار سے وہ کوئی بہت دور کے فاصلے نظر نہیں آتے۔ نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ انتظام ہوائی جہازوں کے ذریعہ مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا دنیا میں رائج ہو چکا ہے اور اس پہلو سے بعید ترین جگہ بھی ہو تو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر انسان سہولت سے وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر ہر قسم کی سہولتیں جہازوں میں مہیا، روشنیاں جل رہی ہیں ہر قسم کے انتظامات موجود ہیں، نہایت ہی عمدہ گدے والی سیٹیں جن کو سونے کے لئے بستر کے طور پر بھی پیچھے جھکا کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو دجال کے گدھے کی تصویر کھینچی تھی اور جس گدھے کا ایک عام فیض بھی بیان فرمایا تھا کہ اس میں عام سواریاں بھی کثرت سے سفر کریں گی اس کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بعینہ اس پر صادق آرہا ہے، اس نظام سفر پر صادق آرہا ہے جو آج دنیا میں جاری ہے۔ لیکن جب ہم ہندوستان کی بات کرتے ہیں کہ ہندوستان کے اندر سے بھی دور دور سے لوگ آئے ہوئے ہیں تو ان میں بعض ایسے ہیں جن کو تین دن تک مسلسل گاڑیوں میں سفر کرنا پڑا ہے اور ایسی گاڑیاں جن میں پھٹے ہیں صرف، کوئی گدے بھی نہیں ہیں، سردی سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں ہے، رستے میں کھانے پینے اور چائے وغیرہ کے لئے مناسب سہولتیں مہیا نہیں ہوتیں۔ وہ ڈبے میں ڈالا ہوا چائے کا کچھ سامان لے کر چائے گرم، چائے گرم کی آوازیں دیتا ہوا ایک آدمی داخل ہوتا ہے اور وہ چائے میں پی تو نہیں سکا تھا مگر دیکھی ضرور ہے اور اس کو دیکھنا بھی کافی تکلیف دہ تجربہ تھا۔ کچا سا پانی جیسے برتن کی دھوون ہو اور نام اس کا چائے رکھا ہوا تھا اور اندر گڑ ڈالا ہوا تھا اور اگر میٹھا بھی تھا تو دیسی میٹھا جس کا رنگ ایسا تھا کہ وہ گڑ سے مشابہ۔ لیکن گڑ میں تو بو نہیں ہوتی اس چائے میں میٹھے کی بو بھی آتی تھی اور جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں، ہر چیز کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ان بے چاروں پر رحم تو آتا تھا مگر ایک مجبوری تھی کہ وہ اسی چائے کو کافی مہنگے داموں لے کر اسی سے اپنی تسکین پوری کرتے تھے۔

تو یہ وہ سفر ہے جو ہندوستان کی جماعتوں نے اختیار کیا ہے اور اخراجات بھی ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر ہیں۔

بعض لوگ اس معمولی سفر کے لئے بھی جس میں چند سو کا کرایہ لگتا ہے قرضے لیتے ہیں اور پھر سارا سال مشکل سے وہ قرضے ادا کرتے ہیں۔ پھر کشمیر سے آنے والے بھی ایسے ہیں جو نہایت سخت خطرناک حالات میں بہت دور دور سے، بہت سا پیدل سفر کر کے بسوں اور گاڑیوں وغیرہ کے ذریعے یہاں پہنچتے ہیں اور وہ چند لمحے جو ان کو قادیان میں میسر آرہے ہیں اس پہ نازاں پھر رہے ہیں۔ ان کے قدم زمین پر نہیں ٹکتے اور خود میں نے ان کو وہاں قادیان میں گھومتے پھرتے دیکھا ہے اور مجھے یاد ہے کہ کس طرح ان کے چہروں پر طمانیت تھی۔

ایسے علاقوں سے بھی لوگ تشریف لائے ہیں جہاں عموماً موسم گرم ہی رہتا ہے یعنی جنوبی ہندوستان۔ اور سخت سردی میں معمولی کپڑوں میں، جن میں ایسے بچے بھی جن کے پاس سویٹر تک نہیں ہے وہی ایک چادر میں لپٹی ہوئی، ہنستے کھیلتے، خوش، قادیان کی گلیوں میں پھرتے تھے۔ وہ کیا محبت ہے جس نے ان کو کھینچا ہے؟ وہ کون سا جذبہ ہے جو بڑی طاقت کے ساتھ ان کو دور دور سے مصیبت کی راہوں کو آسان دکھاتا ہوا کھینچ لایا ہے؟ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق ہی ہے جو در حقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حسن اخلاق سے مزین ہو کر اس زمانے کے لئے چمکے تھے اور یہ وہی شمع ہے جس نے تمام دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ دور دور سے عاشق اسی نور کی تلاش کے لئے، اسی نور کے آثار پر نظریں ڈالنے کے لئے مختلف جگہوں سے اس مرکز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

لیکن ایک اور جگہ بھی ہے جہاں اس وقت لوگ جمع ہیں اور بڑے شوق اور ولولے سے ہمارے اس پروگرام میں شامل ہیں اور اس جگہ کو ہمیں بھلانا نہیں چاہئے کیونکہ اس دور میں قربانیوں کے لحاظ سے اس کا ایک بڑا مقام ہے اور وہ ربوہ ہے۔ اہل ربوہ کو اگر یہ شکوہ ہو کہ کبھی ان کے نام زیادہ آیا کرتے تھے اب کم ہو گئے ہیں تو شاید یہ شکوہ بجا بھی ہو لیکن در حقیقت اب جماعتی ذمہ داریاں اتنی پھیل چکی ہیں اور اتنے اور بہت سے ملک تذکروں کے محتاج بن گئے ہیں کہ ربوہ کی یاد تو نہیں مٹی مگر اس کا نام بار بار لینا شاید ممکن نہیں رہا لیکن دعاؤں میں تو ربوہ ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں آتا جب ربوہ سے خطوط نہ ملتے ہوں، وہاں کے تکلیف دہ حالات کا تذکرہ نہ ہو۔ کس طرح مولوی وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان سلسلہ کے خلاف کھلا کھلا گند بکتے ہیں اور فضاؤں کو گندا کرتے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو پکڑے اور کوئی نہیں جو ان کو شرافت کے آداب سکھائے۔

اور اس کے برعکس جب ایک ربوہ کا بسنے والا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق کے گیت گاتا ہے تو اس پر ہتک رسول کے مقدمے دائر کر کے اسے پولیس کے تھانوں میں گھسیٹا جاتا ہے۔

بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے جیلوں میں بہت وقت گزارے۔ تو جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے اس کا ایک مرکزی کردار ربوہ ادا کر رہا ہے۔ باقی جگہ سب کچھ ہونے کے باوجود پھر کچھ نہ کچھ آزادیاں ہیں مگر ربوہ پہ جیسی پابندیاں ہیں ویسی نہ پاکستان میں کہیں ہیں نہ دنیا بھر میں کہیں ہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچے جو صبح کو تہجد کے وقت نمازوں کے لئے لوگوں کو جگانے کے لئے درود پڑھتے جا رہے تھے، "صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمد" کے گیت گا رہے تھے ان کے خلاف بھی مقدمے درج ہوئے، ان کو بھی گھسیٹا گیا پولیس میں۔ تو ربوہ بھی تو ایک شہر ہے جہاں اس وقت جوق در جوق اس جلسے میں شمولیت کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور وہاں فاصلے تھوڑے ہیں لیکن ہر وقت دشمن کی مخبریوں کا خطرہ، ہر وقت یہ خطرہ کہ کسی وقت کوئی مولوی اٹھ کر پولیس میں رپورٹ درج کرائے کہ یہ بڑی بھاری پاکستان کے خلاف سازش کرنے کے لئے فلاں ٹیلی ویژن یا ریڈیو سنٹر کے سامنے اکٹھے ہوئے تھے تو دیکھتے دیکھتے پولیس آئے گی اور ان کے خلاف مقدمے کی کارروائی شروع کرے گی۔ تو یہ تلوار جھوٹ اور فتنے کی ہر وقت ان کے سر پر لٹکی رہتی ہے اور ان سچوں کے سر پر لٹکتی ہے جن سے بڑھ کر سچے پاکستان میں موجود نہیں ہیں۔ پس یہ عجیب کارروائیاں ہیں۔ خرد کا نام جنون رکھ چکے ہیں یہ لوگ اور جنوں کا خرد رکھ چکے ہیں۔

ربوہ میں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی صحت مند رجحان ایک دفعہ پھر شروع ہو چکا ہے کہ جب بھی خطبہ ہو، جمعہ ہو یہاں یا کوئی اہم جلسہ ہو تو سارے ربوہ کی گلیاں بازار بالکل خالی ہو جاتے ہیں اور ٹیلی ویژن کے گرد جس طرح برسات میں شمع کے گرد پروانے اکٹھے ہو جاتے ہیں اسی طرح سب اہل ربوہ بڑے خلوص کے ساتھ بڑے چھوٹے، مرد اور عورتیں ان مراکز کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب سے ہمارے نئے صدر عمومی آئے ہیں انہوں نے اور ان کی ٹیم نے اس میں بہت محنت کی ہے اور اس کے نتیجے میں دشمن حسد میں مبتلا ہو کر ان کے خلاف بھی کارروائیاں کر رہا ہے، جھوٹے مقدمے درج ہو رہے ہیں۔ تو ہم آج اہل ربوہ کو بھی اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں گے اور اہل پاکستان کو بھی عموماً۔ سندھ اور لاڑکانے کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں اور کراچی بھی ہے وہ بھی اسی طرح اس مخالف موسم سے میں لڑ رہا ہے اور بڑی بہادری سے لڑ رہا ہے۔

جہاں تک موسم سے لڑ کر اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کا خیال ہے اس سلسلے میں چوہدری محمد علی صاحب کا ایک شعر جو شاید میں پہلے بھی ایک دفعہ بیان کر چکا ہوں مجھے بہت پسند ہے۔

وہ اک بزرگ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھولنا تھا اسے برگ و بار دینا تھا

اس شعر کو تو میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں کرتا ہوں کیونکہ اس زمانے میں اسلام کو از سرنو زندہ کرنے کے لئے، اسلام کے شجر کو نئی تازگی عطا کرنے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ پودا ہیں جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔ اس لئے شجر کی جو مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بعینہ صادق آتی ہے ویسی اور کسی انسان یا کسی وجود یا کسی جماعت پر صادق نہیں آسکتی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں یہ لکھا کہ میں وہ پودا ہوں یا میں وہ درخت ہوں جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے وہاں اس فیض کو جماعت پر عام بھی کر دیا اور تمام دنیا کی جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میرے درخت کی سرسبز شاخیں ہو۔

پس یہ وہ شجر ہے جو جس طرح اس وقت کبھی تنہا تھا تو تنہا لڑ رہا تھا پھر اس نے شاخیں نکالیں تو سب شاخیں اس عظیم جہاد میں اس کے ساتھ شامل ہو گئیں اب وہ درخت دنیا کے مختلف ممالک میں پیوست ہو چکا ہے اور وہ شاخیں زمین کی طرف جھکتی ہیں، شفقت اور نرمی اور رحمت کے ساتھ اور پھر ان میں سے ہی نئی جڑیں زمین میں پیوست ہو کر اور بہت سے شجر مختلف ملکوں میں لگا رہی ہیں۔ پس یہ سارے شجر آج موسم سے لڑ رہے ہیں اس لئے نہیں کہ محض ان کی بقاء کا سوال ہے کیونکہ عام درخت تو جب موسم سے لڑتے ہیں تو اپنی بقا کی خاطر لڑتے ہیں۔ یہ درخت دنیا کی بقاء کی خاطر لڑ رہے ہیں، دنیا کو زندگی بخشنے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس لئے لڑ رہے ہیں کہ یہ جانتے ہیں کہ اگر سایہ اٹھ گیا تو اس دنیا پر پھر کوئی اور سایہ نہیں رہے گا اور مادہ پرستی کی دھوپ سے بچانے کے لئے اور روحانی بھوک سے اور پیاس سے بچانے کے لئے آج یہی شجر ہے جو روحانی اور آسمانی پرندوں کی آماجگاہ ہے۔ اگر یہ نہ رہے تو پھر اور کچھ بھی نہیں۔

پس اس پہلو سے جو عالمی جہاد تمام دنیا میں دعوت الی اللہ کے ذریعے سے جاری ہے اس کی یہ روح ہے اور یہ اس کا فلسفہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سمجھنا چاہئے کہ ہم اپنی بقا کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بقا کے لئے لڑ رہے

ہیں۔ وہ پانی ہے جو آسمان سے وقت پر اترا ہے۔ وہ شجر ہے جو خدا کے ہاتھ نے زمین میں خود گاڑا ہے اور خود اس کی نشوونما کا ذمہ دار ہے اور دن بدن مخالف حالات کے باوجود یہ شجر پھولتا اور پھلتا اور پھیلتا چلا جارہا ہے اس لئے کہ دنیا کو از سرنو زندگی بخشے۔ اس لئے کہ اسلام کو از سرنو اس پہلی شان کے ساتھ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں اس کو حاصل تھی دوبارہ دنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کرے۔

یہ دعوت الی اللہ کا پروگرام ہے اس میں ہرگز محض تعداد مقصود نہیں کیونکہ تعداد کی اپنی ذات میں کچھ بھی حیثیت نہیں سوائے اس کے کہ وقتی طور پر کچھ قوموں کو فخر و مباہات کا موقع مل جاتا ہے کہ ہماری اتنی تعداد ہے اور اتنے اموال ہیں۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو چھیڑتے ہوئے اس کو نہایت ہی حقیر تصور کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان قوموں کو جو یہ فخر کرتی ہیں کہ ہمارے اموال بہت ہیں اور ہماری اولادیں بہت ہیں اور ہماری تعداد بہت ہے ان کو دنیا کے کیڑوں کے طور پر پیش کیا ہے جو عارضی لذتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ مگر ایک پہلو سے تعداد بڑھنے پر استحسان کی نظر ڈالی ہے، پیار اور محبت کی نظر ڈالی ہے، رضا کی نظر ڈالی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تھوڑے ہوتے ہیں اور خدا کی خاطر تھوڑے ہو جاتے ہیں، تعداد کو چھوڑ کر تھوڑے ہوتے ہیں، کثرتوں سے آتے ہیں اور اقلیتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں پھر خدا ان کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ فرماتا ہے۔ "کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة" دیکھو کتنی ہی چھوٹی چھوٹی ایسی جماعتیں تھیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آئیں۔

پس جب ہم پھیلنے کی اور تعداد کی بات کرتے ہیں تو دنیا کے نقطہ نظر سے کثرت اموال اور کثرت اولاد پر ہمارا کوئی فخر نہیں۔ لیکن قرآن کی زبان میں جب ہم اپنا ذکر پڑھتے ہیں تو ہمیں اس تعداد کے احساس میں بھی ایک روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ احساس یہ ہے کہ ہم جب تھوڑے ہوئے تو اپنی مرضی سے تھوڑے ہوئے تھے۔ ہمیشہ سے تھوڑے تو نہیں چلے آرہے تھے۔ جب بھی خدا کا کوئی نبی دنیا میں آتا ہے تو بڑی بڑی معزز اور بڑی بڑی بھاری تعداد میں دنیا پر غالب قوموں سے اکا دکا لوگ اقلیت بنتے ہوئے اس نبی کے گرد اکٹھا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے جتھوں سے آتے ہیں، بڑی بڑی سرداریوں کو چھوڑ کر آتے ہیں اور ان کے بدلے خدا کے ایک مقدس نبی کی چاکری کو فضیلت دیتے ہیں اور اس کے در کے بھکاری بننے کو ہزار بادشاہتوں سے افضل سمجھتے ہیں۔

پس وہ لوگ جو تعداد کو چھوڑ کر اقلیت بن گئے ہوں وہ جب تعداد کی بات کرتے ہیں تو ان پر یہ الزام لگایا جا ہی نہیں سکتا کہ وہ نفری پر فخر کرتے ہیں۔ اگر نفری پر فخر ہوتا تو اکثریتوں کو چھوڑ کر آتے کیوں؟۔ پس ان کا یہ فعل کہ خدا کی خاطر اپنی اکثریت کو بھی ترک کر دیا اور معمولی اقلیت بن بیٹھے اور ایسی اقلیت جو دشمن کی نظر میں بہت ہی مغضوب ہو اور بہت ہی ذلیل اور رسوا اور اس لائق ہو کہ اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے تو یہ ان کے کردار، ان کے خلوص اور ان کے ایمان پر ایک ایسی روشنی پڑتی ہے کہ جس کی مثال دنیا کے معاملات میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دیتی۔

پھر اقلیت بھی وہ اقلیت بنتے ہیں جن کے متعلق دنیادار بادشاہ اور بڑے لوگ کہتے ہیں "شرذمة قليلون" چھوٹی سی حقیر سی ایک تعداد ہے اور ہمارے لئے "غائظون" ہیں۔ ہمیں غصہ بھی ساتھ دلاتے ہیں۔ کس طرح غصہ دلاتے ہیں اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ملتا کہ فرعون نے کیا کہا تھا کہ کیسے غصہ دلاتے ہیں۔ مگر یہ ذکر نہ ملنا بتا رہا ہے کہ محض دیکھ کر غصہ آتا تھا۔ فرعون جب موسیٰؑ اور آپؑ کے معمولی ساتھیوں کو دیکھتا تھا تو محض "شرذمة قليلون" ہی نہیں بلکہ ایسی "شرذمة قليلون" قرار دیتا تھا جن کو دیکھ کر ہی طبیعت میں بڑا غصہ آتا تھا۔ پس وہ غیظ و غضب جو ان بے چارے قلیل تعداد لوگوں کو دیکھ کر بعض دلوں میں پیدا ہوتا ہے وہ محض اس لئے ہے کہ خدا کی خاطر یہ لوگ تھوڑے ہو گئے ہیں اور یہ عزم کئے ہوئے ہیں کہ اکثریتوں کو اقلیتوں میں تبدیل کر دیں گے اور اس اقلیت کو اکثریت میں بدل دیں گے۔

پس الزام تو گویا ان پر بھی یہی ہے کہ یہ تعداد پر نازاں ہونا چاہتے ہیں یہ تعداد پر فخر کرنے لگے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم دنیا میں کس تیزی کے ساتھ اب پھیل رہے ہیں۔ لیکن اس ساری صورتحال کا وہ تجزیہ جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اس پر غور کریں تو ادنیٰ عقل کا انسان بھی ایسے لوگوں پر تعداد کے فخر کا الزام نہیں لگا سکتا جنہوں نے اپنی خوشی سے تعداد کو ٹھوکریں ماری ہوں اور ایسی اقلیتوں میں تبدیل ہو گئے ہوں جن پر دنیا غضب کی نگاہیں ڈالے جن کو اس اقلیت سے بھی کم تر کرتے ہوئے صفحہ ہستی سے مٹانے کے ارادے رکھتی ہو۔ پس یہ کچھ اور بات ہے کہ محض للہ اپنے وجود کے اندر انقلاب پیدا کرنے والی بات ہے۔ اور خدا کی خاطر جو اقلیت بنتے ہیں پھر ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قانون لازماً صادر آتا ہے "کتب الله لاغلبن انا ورسلی" کہ اللہ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔

پس یہ تھوڑے سے لوگ جن کو آپ قادیان میں دیکھ رہے ہیں یہ چند محصور لوگ جو پاکستان میں محصور ہیں اور ربوہ کے شہر میں بس رہے ہیں ان کی بے کسیوں اور بے چارگیوں کو نہ دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اے دنیا والو کہ یہی ہیں جو غالب آنے والے ہیں۔ وہ دن دور نہیں کہ یہ اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کر دی جائیں اور تمہاری اکثریتیں معمولی اقلیتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ یہ دور شروع ہو چکا ہے، اس کے آثار دن بدن اور نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو بس چلتا ہے کر دیکھو، جو زور لگا سکتے ہو لگا لو خدا کی اس تقدیر کو تم بدل نہیں سکتے۔ "لاغلبن انا ورسلی" کہ خدا اور اس کے بھیجے ہوؤں نے ضرور غالب آنا ہے۔

پس آج جب میں دعوت الی اللہ پر زور دے رہا ہوں اور کچھ عرصے سے غیر معمولی توجہ کے ساتھ جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروا رہا ہوں یہ دور وہ دور ہے جس میں اس بزرگ شجر نے بہت کونپلیں نکالنی ہیں، بہت بڑھنا ہے، بہت نشوونما پانی ہے۔ دنیا پر اس کے سائے وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اس دور میں جو محنت کرنی ہے اس پر کر لو کیونکہ تم ہی وہ زراع ہو جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ کہ دور آخر میں ایسے زمیندار پیدا ہونگے، ایسے کاشتکار پیدا ہونگے جن کی آنکھوں کے سامنے، ان کے دیکھتے دیکھتے ان کی محنت کی کھیتیاں رنگ لائیں گی۔ اور وہ روئیدگی جسے دشمن سمجھے گا یا چاہے گا کہ اپنے پاؤں تلے کچل دے، دیکھتے دیکھتے تناور درختوں میں تبدیل ہونے لگ جائے گی۔ پس دعوت الی اللہ کے لئے جتنی محنت درکار ہے ابھی جماعت میں اس محنت کے درجے میں کچھ کمی ہے۔ کمی اس لحاظ سے تو نہیں کہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں نعوذ باللہ من ذالک جو اپنا سب کچھ اس راہ میں جھونک چکا ہو۔ بہت سے ایسے ہیں۔ بعض جگہ زیادہ، بعض جگہ کم لیکن بڑے جذبے اور ولولے کے ساتھ جماعت میں وہ پاک گروہ پیدا ہو رہے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد دعوت الی اللہ بنا لیا ہے مگر کمی اس پہلو سے ہے کہ جماعت میں ابھی بہت سی گنجائش باقی ہے۔

کثرت سے ایسے احمدی آج بھی ہر ملک میں موجود ہیں جو دیکھ تو رہے ہیں اور ان قربانی کرنے والوں کے پھلوں سے لذت تو پا رہے ہیں لیکن اس محنت میں شریک نہیں ہو رہے۔ جیسے زمیندار کو آپ کھیتی میں کام کرتے ہوئے دیکھیں تو جس طرح اس کو اس روئیدگی کو دیکھ کے لطف آتا ہے جو زمین سے نکلتی ہے، سیر کرنے والوں کو بھی تو لطف آتا ہے لیکن ایک فرق ہے۔ سیر کرنے والا تو دوسرے کی محنت کا لطف اٹھا رہا ہے لیکن وہ جو اپنی محنت کا لطف اٹھاتا ہے اس کا جو نفسیاتی پس منظر ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ وہ ماں جس نے بچہ جنا ہو جو اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی گود میں پروان چڑھ رہا ہو اس کا لطف اس بچے کو اس کے روز روز بڑھنے کو دیکھ کر کچھ اور درجہ رکھتا ہے، کچھ اور معنے رکھتا ہے لیکن آپ شام کو جب وہ بچہ بن سج کر، سنور کر ماں کی گود میں نکلا ہو اسے اپنی گود میں لے کر چند لمحے اس سے کھیل لیں اور لطف اٹھائیں تو اسے ماں کا لطف تو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ ان دونوں باتوں میں ایک امتیاز کر دینے والا فرق ہے۔ ایک ایسا فرق ہے جو فرقان پیدا کرتا ہے۔

جب وہ بچہ گندگی میں ملوث ہو جاتا ہے، جب بیماریوں میں کراہتا ہے، جب ایک ایک لمحہ توجہ چاہتا ہے تو وہ لطف اٹھانے والے اس کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتے جو باہر سے آ کر اس کے چند خوبصورت لمحوں کا لطف اٹھایا کرتے ہیں۔ وہی اس کے کام آتی ہے، وہی ماں جس نے اسے پیدا کیا، جس نے اس پر نظر رکھی، جو ہر آن اس کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے آمادہ رہتی ہے اور اسی کے خون سے، اسی کی مسلسل قربانیوں سے وہ بچہ پلتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے دیکھو کیسی پیاری مثال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دوسرے دور کی نشوونما کی ہمارے سامنے رکھی ہے یعنی خدا تعالیٰ نے قرآن میں یہ مثال خود بیان فرمائی ہے:

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

یہ نشوونما ایسی نشوونما ہے کہ جو روئیدگی آنکھوں کے سامنے نکلے گی اور زراع کو پسند آئے گی وہ کاشتکار جن کی تعداد زیادہ ہے۔ یہاں ایک کاشتکار کا ذکر نہیں ہے بلکہ کثرت سے کاشتکاروں کا ذکر ہے۔

پہلے جب میں اس آیت کی تلاوت کیا کرتا تھا تو باوجود اس کے کہ جمع کا صیغہ تھا ذہن کبھی اس طرف نہیں گیا کہ یہاں اللہ تعالیٰ مراد نہیں بلکہ خدا کے دین میں اس کے خدمت کرنے والے بندے مراد ہیں، یہی لگتا تھا کہ اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے مگر وہ درخت جو خدا اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے وہ تو انبیاء ہوتے ہیں پھر آگے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ زراع کی جماعت بنتی ہے جو اسی کھیتی کی نشوونما کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ، اس کے اذن کے ساتھ، اس کی مرضی کے مطابق دنیا میں کونپلوں کی صورت میں پھوٹنے لگتی ہے۔ اب یہاں زراع فرمایا ہے۔ پس وہ زراع جو دعوت الی اللہ کا کام کرنے والے ہیں جن کا ذکر ایک بڑی جماعت کے طور پر قرآن کریم فرما رہا ہے وہی ہیں جو جب دعوت الی اللہ کے بیج بوتے ہیں اور انہیں پھل لگتا دیکھتے ہیں تو پھر ان کی پرورش بھی کرتے ہیں۔ اگر یہ وہی ہیں تو پھر وہ پرورش ان کا ایک فطری حصہ ہے جو ان سے الگ نہیں ہو سکتا۔ تماش بین تو وہ محنت نہیں کر سکتے۔ لیکن جنہوں نے اپنے ہاتھ سے پودا للہی محبت میں لگایا ہو وہ جب خدا کے وعدوں کو پنپتا ہوا دیکھتے ہیں تو پھر ہر آن ان کی صحت پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ مرغی جس طرح پروں کے نیچے اپنے بچے کو لے لیتی ہے ایک رنگ میں زمیندار بھی اپنے سائے تلے اپنی کھیتیوں کو لیتا ہے اور صبح شام ان کھیتیوں کی فکر میں غلطاں رہتا ہے۔ پانی دینے کے وقت پانی دیتا ہے۔ دھوپ کڑاکے کی ہو تو اس کو بچانے کی اگر کوئی کوشش ممکن ہو تو وہ کوشش کرتا ہے۔

پس اسی طرح دعوت الی اللہ کے کام میں وہ خدا کے پیدا کردہ کاشتکار، جو اے جماعت احمدیہ تم ہو، تمہیں بھی یہ اسلوب سیکھنے ہونگے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی سیروں کے انداز چھوڑ کر ان کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے شامل ہونا ضروری ہے۔ اب یہ وقت نہیں ہے کہ کچھ لوگ تو کام کریں اور کچھ سیر کر کے اس کام کے نظاروں کے لطف اٹھائیں۔ اب تو سب کو زیادہ لطف اٹھانے ہیں یعنی محنت کے لطف اٹھانے ہیں اور اپنی محنت کو پھولتے پھلتے دیکھ کر ایک غیر معمولی رشتہ جو خالق اور مخلوق کے درمیان ہے اس رشتے کا لطف اٹھانا ہے۔ باقی آئندہ انشاء اللہ

درخواست دعا

مکرم و محترم الحاج ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر، نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کافی دنوں سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا ہرنیا کا آپریشن ہوا اور اب ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق انہیں یرقان اور جگر کی تشویشناک خرابی ہے اور اس وقت آپ ڈیٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC
CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD. BRADFORD. BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

خطبہ جمعہ

ہر احمدی مسلمان کو بددیانتی کے خلاف مستعد ہو جانا چاہئے۔

ایسی جماعت جو خدا کی خاطر تقویٰ پر اور دیانت پر قائم ہو اس کے اموال میں لازماً برکت دی جاتی ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۰ تبوک ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۵﴾

(سورہ الزمر: ۵۴-۵۵)

یہ آیات کریمہ جو سورہ الزمر کی نمبر ۵۴ اور نمبر ۵۵ آیتیں ہیں۔ (ان کا ترجمہ پیش کرنے سے پہلے میں گذشتہ خطبے میں جو آیت تلاوت کی گئی تھی اس کے حوالے کی درستی کا اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ سورہ یونس کی آیت پچیس تھی لیکن لکھنے والے نے غلطی سے سورہ الرعد لکھ دیا تھا تو میں نے بھی جو لکھا تھا وہی پڑھ کے سنا دیا۔ آیت تو وہی تھی مگر صرف سورۃ کا حوالہ تھا آیت کا نمبر بھی وہی ہے یعنی پچیس نمبر مگر رعد کی بجائے اس کو یونس سمجھیں اب۔ یعنی جس نے بھی حوالہ دیکھنا ہو وہ یونس میں سے حوالہ دیکھے۔)

یہ دو آیتیں جو تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے **"قل يعبادى الذين اسرفو"** تو ان سے کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا **"اسرفوا علىٰ انفسهم"** اپنی جانوں کے مفاد کے خلاف اعمال کئے ہیں یہ مراد ہے جانوں پر ظلم کیا ہے۔ **"لاتقنطوا من رحمة اللّٰہ"** اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو **"ان اللّٰہ يغفر الذنوب جميعاً"** اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو، تمام تر گناہوں کو بخشتا ہے، بخش سکتا ہے اگر وہ چاہے۔ **"انه هو الغفور الرحيم"** اگر وہ چاہے، کہ الفاظ یہاں نہیں ہیں۔ مگر دوسری جگہ جہاں بھی یہ مضمون آیا ہے اگر وہ چاہے کہ الفاظ ہیں تو اس لئے وہ اس مضمون میں شامل ہیں اس لئے میں نے وہ لفظ پڑھے ہیں مگر لفظی ترجمے میں نہیں ہیں۔ لفظی ترجمہ صرف اتنا ہوگا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام تر گناہوں کو بخش دیتا ہے **"انه هو الغفور الرحيم"** یقیناً وہی ہے جو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ **"و انيبوآ الىٰ ربكم و اسلموا له من قبل ان يا تيكم العذاب"** اور اپنے رب کی طرف جھکو **"و اسلموا"** اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرو **"من قبل ان ياتيكم العذاب"** پیشتر اس کے کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے **"ثم لا تنصرون"** پھر تم مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

تو یہ جو آیت ہے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی بخشش اور بے انتہا بخشش کا مضمون پیش کر رہی ہے اس کے ساتھ ایک تنبیہہ بھی فرما رہی ہے۔ اگر انسان اس خیال سے کہ خدا ہر گناہ بخش سکتا ہے بخش دے گا، گناہوں میں دلیر ہوتا رہے اور آگے بڑھتا رہے تو پھر عین ممکن ہے کہ اس کی موت ایسے وقت میں آئے جب کہ خدا کی ناراضگی کا اظہار اس دنیا میں اس سے شروع ہو چکا ہو اور جب پکڑ کا وقت آ جائے پھر کوئی بخشش نہیں ہے۔ تبھی فرعون نے جب آخری ڈوبتے ہوئے ایمان کا اقرار کیا، موسیٰ کے اور ہارون کے خدا پر ایمان لانے کا اقرار کیا اور بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **"الآن"** یعنی بچانے کا ذکر کیا کہ مجھے بچا لے اب کون سا وقت ہے اور پھر پکڑ آ گئی۔

پس یاد رکھنے کی بات ہے کہ ان دو انتہاؤں کے درمیان جو راہ اختیار کرنی ہے یہی دراصل وہ راہ ہے جسے پل صراط کہا جاتا ہے۔ ایک طرف یہ کامل یقین کہ خدا گناہ بخش سکتا ہے انسان کو مایوسی سے بچاتا ہے جو اپنی ذات میں ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ جب بھی نصیحت آموز خطبات دیتا ہوں تو بعض احمدیوں کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے بڑی سخت پریشانی کا اظہار آتا ہے کہ ہم تو فلاں چیز میں ڈوبے ہوئے ہیں ہم نے اب کہاں بخشے جانا ہے یعنی توجہ پیدا ہوتی ہے گناہوں سے توبہ کی مگر سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا بخشش کا زمانہ گزر چکا ہے۔ یہ اپنی ذات میں ایک کفر ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت شان کے خلاف ایک گستاخانہ مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بدظنی کے طور پر بیان فرماتے ہیں کہ اپنے رب پر بدظنی نہ کرو۔ بندوں پر بدظنی بھی بڑا گناہ ہے مگر رب پر بدظنی بہت ہی بڑا گناہ ہے اور یہ جو بدظنی ہے یہ گناہوں سے باز آنے میں مدد نہیں دیتی بلکہ گناہوں میں آگے بڑھا دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو عبارت میں نے اس مضمون کی تائید میں رکھی ہے وہ میں پڑھوں گا تو آپکو سمجھ آ جائے گی کہ اگر انسان مایوس ہو جائے کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا پھر اور گناہ کرتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ وہ شخص جس نے ننانوے قتل کئے تھے اور وہ جگہ جگہ پھرتا تھا یہ سوال لئے ہوئے کہ کیا میں بخشا جا سکتا ہوں اور کیسے بخشا جا سکتا ہوں تو ہر طرف سے جب مایوسی ہوئی اور ایک بہت بڑے بزرگ جس پر اس کی توقع تھی کہ وہ تو ضرور میری صحیح راہنمائی کریں گے انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی رستہ نہیں ہے۔ اس نے کہا پھر جہاں ننانوے وہاں سو بھی ہو جائیں پورے تو اسی کو قتل کر دیا۔ تو اب یہ دیکھیں کہ بعض دفعہ مایوسی گناہ کو بڑھانے میں مددگار ہو جاتی ہے اور انسان کو زیادہ جرات بخش دیتی ہے کہ اب جو کچھ ہو چکا، ہو چکا پھر سب کچھ صحیح ہے۔

اور وہ لوگ جن کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **"احاطت به خطيئته"** کہ ایسا شخص جس کو اس کی برائی نے گھیرے میں لے لیا ہو وہ ایسے ہی لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اب تو ہم گھیرے میں آ چکے ہیں اب بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ہے تو پھر پڑے رہو اسی میں آگے بڑھتے رہو اور اکثر گناہوں میں جو شدت اختیار ہوتی ہے وہ خدا کے فضل سے مایوسی کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ پس یہ آیت گناہوں پر انگیخت کے لئے نہیں بلکہ گناہوں سے بچنے کے لئے امید پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ابھی بھی وقت ہے تم واپس لوٹ سکتے ہو، ابھی بھی وقت ہے تم واپس لوٹ سکتے ہو، ابھی بھی وقت ہے تم واپس لوٹ سکتے ہو کوئی تمہارے ایسے گناہ نہیں ہیں جن کو خدا بخش نہ سکتا ہو۔

پس یہ بہت ہی عظیم اظہار ہے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا جو گنہگاروں کے لئے سب سے بڑا سہارا ہے۔ اگر وہ اس سہارے کا مضمون سمجھیں اگر واپسی کی تلاش شروع کریں اگر ان کے نفس کی پشیمانی بڑھنے لگے اگر وہ توبہ کی طرف مائل ہوں تو یہ آیت گنہگاروں کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ لیکن اگر یہ کہیں کہ خدا نے تو بخشنا ہی نہیں اب تو ہم بہت آگے گزر گئے ہیں اور اس کے نتیجے میں گناہوں میں آگے بڑھیں تو پھر ان کے لئے اس آیت کا اگلا حصہ ہے جو اطلاق پاتا ہے **"و انيبوآ الىٰ ربكم و اسلموا له من قبل ان يا تيكم العذاب"** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ہے تو بہت بخشنے والا لیکن اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھک جاؤ اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔ **"اسلموا"** میں فرمانبرداری بھی ہے اور سپردگی بھی ہے۔ اس کے سپرد کر دو اپنے آپ کو، اس پر پھینک دو کہ اب تو تو نے ہی جو کچھ کرنا ہے، کرنا ہے ہم سے تو یہ داغ مٹتے نہیں اور **"اسلموا"** میں پھر دعا کا مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ جب آپ کسی کے سپرد اپنے آپ کو کر دیں تمام توکل اس پر کریں تو ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب تو تیرے سوا کوئی سہارا رہا ہی نہیں ہم نے اپنا سارا وجود تیرے حوالے کر دیا اس لئے تو مددگار ہو جا۔ پس **"اسلموا"** کے نتیجے میں جو عاجزانہ دعائیں اٹھتی ہیں وہ بخشش کے لئے اور گناہوں سے بچنے کے لئے بہت ہی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

فرمایا یہ کر لو **"من قبل ان يا تيكم العذاب"** اس وقت سے پہلے کہ عذاب آ جائے۔ جب عذاب آ جائے گا تو پھر بچ نکلنے کا، پھر بخشش کا کوئی وقت باقی نہیں رہے گا **"ثم لا تنصرون"** پھر تم کسی طرف سے مدد نہ دیئے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ پھر اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ **"ثم لا تنصرون"** جب پکڑ کا وقت آئے گا تو پھر کوئی بھی تمہارا مددگار نہیں ہوگا۔ جب اللہ مددگار نہیں ہوگا تو کسی اور کو بھی توفیق نہیں ہوگی کہ وہ تمہاری مدد کر سکے۔ اور **"تنصرون"** میں وہ دعا والا مضمون بھی ظاہر ہو گیا جس کی طرف میں نے **"اسلموا"** کے حوالے سے اشارہ کیا تھا۔ **"اسلموا"** میں جو سپردگی ہے اس کے ساتھ دعا کا ایک لازمی تعلق ہے اور **"تنصرون"** کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں جو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملے گی اللہ کی مدد کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اگر عذاب سے پہلے پہلے توبہ کرو گے تو اللہ کی مدد تمہیں نصیب ہوگی اور وہ مدد ہی ہے جس کی وجہ سے تم گناہوں سے نجات پا سکتے ہو۔ اگر وہ مدد نہ آئی اور تم نے مدد نہ مانگی یعنی تم نے اس کی طرف توجہ ہی نہ کی اور پکڑ کا وقت آ گیا تو پھر نہ خدا کی طرف سے کوئی مدد اترے گی نہ دنیا کا کوئی۔ بچانے والا تمہیں بچا سکے گا۔ اس لئے بہت ہی اہم اور گہرا مضمون ہے اور جو نفس کی تربیت کا مسئلہ ہے یہ ایک نہایت سنگین مسئلہ ہے۔ شاذ ہیں جو معصوم ہیں یعنی انبیاء علیہم

السلام باقی سب کسی نہ کسی پہلو سے غیر محفوظ رہتے ہیں اور جب تک دعاوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سہارے تلاش نہ کریں اور اس کی پناگاہ کی طرف ان کی نظر نہ رہے اور جب وہ یہ کہیں "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" تو اس کی پناگاہ پر نظر ہو پھر دعا کریں ورنہ مونہہ سے کی ہوئی دعا کے کوئی بھی معنے نہیں بنتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تمہارے مونہہ کی باتوں سے خدا خوش نہیں ہو سکتا، کچھ بھی نہیں ہوگا۔ تو میں نے جو پناگاہ پر نظر کا محاورہ استعمال کیا ہے یہ ایک اہم بات ہے جو اب سمجھانا چاہتا ہوں۔ اللہ پناگاہ ہے اور جب آپ کہتے ہیں کہ ہم شیطان سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور تیری پناہ مانگتے ہیں تو ہر گناہ کے مقابل پر ایک پناگاہ ہوا کرتی ہے اور ہر گنہگار جو اپنے گناہ کو جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس گناہ کی پناگاہ کیا ہے۔ پس جب وہ اس پناگاہ پر نظر رکھے گا، کسی خاص گناہ کے حوالے سے جانے گا کہ اس حفاظت میں آؤں گا تو میں بچوں گا تو اس کی دعا معنیٰ خیز ہو جائے گی وہ صرف مونہہ کی باتیں نہیں رہیں گی۔ پھر جب وہ کہے گا "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" تو شیطان رجیم کے ان خطرات سے وہ پناہ میں آئے گا جو اس کے ذہن میں حاضر ہوں گے۔ وہ جانتا ہوگا کہ ان سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی یہ رحمت نازل ہو تو پھر میں اس سے بچ سکتا ہوں اور اس کے نتیجے میں ایک اور مضمون بھی انسان کے ذہن پر روشن ہوتا ہے جو قرآن کریم کی ان ہدایات سے تعلق رکھتا ہے جو ہر گناہ سے بچنے کے تعلق میں ہیں۔

اگر انسان کا ضمیر گندہ نہ ہو تو ہر قسم کے حالات میں وہ پاک زندگی بسر کر سکتا ہے۔

پس دعا کے ساتھ انسان کو عرفان نصیب ہونا چاہئے۔ دعا کے ساتھ انسان کا ذہن زیادہ روشن ہونا چاہئے اور وہ روشنی اس طرح ملتی ہے آپ کہتے ہیں اے خدا! فلاں گناہ ہے میں تو گھیرے میں آگیا مجھے معاف کر دے مجھے بچا لے لیکن پھر کیسے خدا بچایا کرتا ہے ان گناہوں سے۔ قرآن کریم میں جو انبیاء کے اور ان کی قوموں کے حالات ذکر ہیں ان گنہگاروں کے اور ان کے بچنے کے حالات مذکور ہیں وہ ساری معین پناہ گاہیں ہیں جن میں آپ پناہ ڈھونڈ سکتے ہیں۔ دیکھیں حضرت یوسفؑ نے بھی ایک دعا کی تھی اور عجیب دعا ہے کہ جیل خانے کو پناہ گاہ سمجھا۔ اور اے خدا میں ان کے شر سے بچنے کی تیری مدد کے بغیر طاقت نہیں رکھتا۔ جو میرا ذہن کام کرتا ہے وہ تو یہ ہے کہ اگر جیل خانے جانا پڑے اس بدی سے بچنے کے لئے تو میں تجھ سے یہی مانگتا ہوں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ ان عورتوں کا مکر اتنا شدید تھا اور ان کی جو دنیاوی کشش تھی وہ اتنی فتنہ پرداز تھی کہ ایک نبی نے جب دعا مانگی ہے تو پناہ گاہ کا تصور سامنے رکھ کر دعا مانگی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے تجربے سے معلوم ہو چکا تھا کہ ان شیطانوں سے بچ نکلنے کی نہ مجھ میں طاقت ہے اگر خدا مدد نہ کرے اور نہ ان حالات میں مجھے کوئی پناہ گاہ نظر آ رہی ہے سوائے اس کے کہ میں جیل میں چلا جاؤں۔ پس جیل سے بچنے کی دعا نہیں مانگی تھی جب ان کے فتنے سے دعا مانگی کہ خدا ہمیں بچا لے تو بعض لوگ اس کے بعد جب پڑھتے ہیں کہ اس کے باوجود جیل میں چلے گئے اور فتنہ ناکام نہ ہوا تو وہ فتنہ جیل بھیجنے کا فتنہ نہیں تھا، فتنہ جیل سے باہر رکھ کر گناہوں میں قید کرنے کا فتنہ تھا۔ اس قید پر جو گناہوں کی قید تھی آپ نے مادی قید کو ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی تائید فرما دی۔ اگر خدا تعالیٰ سمجھتا کہ اس نبی کو علم نہیں ہے یہ دعا اس کو نہیں کرنی چاہئے تھی تو اللہ تعالیٰ دوسرا مضمون سمجھا دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فیصلہ فرمایا کہ ہاں جیل ہی میں جانا بہتر ہے لیکن اس پناہ گاہ کے ساتھ جو اور بہت سی رحمتیں وابستہ تھیں وہ ساری عطا کر دیں۔

اس لئے جب میں پناہ گاہ کی بات کرتا ہوں کہ اس کو معین کرو تو اس لحاظ سے کہ وہ ایک حقیقی دعا بنے گی پھر معین ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ جان لے گا کہ تمہارے دل میں کتنا خلوص ہے۔ کس حد تک تم ان گناہوں سے بچنے کے خواہاں ہو۔ پھر جو مشکل قربانیاں دکھائی دیتی ہیں نہ صرف یہ کہ وہ آسان ہو جائیں گی بلکہ ان کے اندر بے شمار اور رحمتیں اور برکتیں رکھ دی جائیں گی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ یہ کہہ سکتا تھا کہ جیل میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں میں تمہیں ویسے بچا لوں گا۔ مگر جیل کی قربانی کو قبول کرنے میں دیکھیں کتنی لامتناہی حکمتیں تھیں۔ ایک مثلاً یہ کہ سات سال تک جس قحط کے عذاب میں مصر نے بتلا ہونا تھا اور گرد و پیش کے تمام ممالک نے بھی بھوکے مرنا تھا۔ اس ابتلاء سے یوسف کی قید نے بچایا ہے، باہر رکھ کر اللہ تعالیٰ اگر بچانے کے سامان کرتا تو یہ واقعہ پیدا ہوا ہے جس میں جیل بہانہ بنی ہے۔ بادشاہ کی رؤیا کا حضرت یوسفؑ تک پہنچنا یہ ممکن نہیں تھا عام حالات میں کون عزیز مصر کے پاس بادشاہ کا یہ پیغام لے کے جاتا کہ اس رؤیا کی تعبیر بتاؤ۔

پس خدا تعالیٰ کی جو حکمتیں ہیں وہ بہت ہی عظیم اور حیرت انگیز ہیں انسانی عقل کی رسائی وہاں ہو ہی نہیں سکتی جب تک ان حکمتوں کو ہم رونما ہوتے نہ دیکھ لیں۔ پس دیکھو کتنا بڑا انعام ہوا ہے یوسف کی قربانی کا، اس دعا کا، وہ نہایت ہی خوف ناک پناہ گاہ جو اپنے لئے مانگی ہے چونکہ اخلاص سے مانگی گئی تھی وہ دعا قبول کی گئی اور اس کے ساتھ ایسی برکتیں رکھ دی گئیں کہ وہ جیل کے چند تنہائی کے سال ان برکتوں کے مقابل کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ اور یہ جو حضرت یوسف کی پناہ گاہ تھی غور کریں یہ ساری دنیا کی پناہ گاہ بن گئی۔ دور دور سے جو پناہ ڈھونڈتے ہوئے آتے تھے وہ حضرت یوسفؑ کی اس پناہ گاہ کی برکت سے آتے تھے، اس کے صدقے سے آتے تھے اور اپنے بھائی آئے اور اپنے باپ سے ملاقات ہوئی یہ سارے جو خدا تعالیٰ نے انعامات وابستہ فرمائے یہ اسی گناہ سے بچنے کی پناہ گاہ تھی اس کے سوا اور کوئی بات نہیں تھی۔ وہ بچپن کی رؤیا پوری ہوئی، چاند ستاروں نے سجدہ کیا یعنی اطاعت میں آگئے۔

یہ دیکھیں کتنے عظیم الشان فوائد ہیں جو ایک مخلصانہ دعا سے وابستہ ہوتے ہیں۔ بظاہر انسان سمجھتا ہے سرسری مطالعہ کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی یوسفؑ کو اس مصیبت میں ڈالتا وہیں دعا قبول کر لیتا۔ مگر چونکہ برکتیں بہت تھیں اور یہ بتانا تھا کہ خدا کی خاطر جو سختی کی پناہ گاہ ڈھونڈتے ہو وہ لوگوں کے لئے آرام کی پناہ گاہ بنے گی اور کثرت سے لاکھوں لوگ اور بڑی بڑی قومیں اس سے فائدہ اٹھائیں گی اور لمبے عرصے تک اس کی برکتیں پھیلتی چلی جائیں گی۔ پھر حضرت یوسفؑ کے بھائی آئے وہاں ان کے ساتھ رہے اس کے نتیجے میں حضرت یوسفؑ کی قوم کو پھر اس بادشاہ، وہ بادشاہ فرعون نہیں تھا بلکہ باہر کے آئے ہوئے بادشاہ تھے، ان کے علاقے میں دیر تک بنی اسرائیل کو وہ سارے حقوق ملے اس سے پہلے جن سے وہ محروم تھے اور بنی اسرائیل پھر مصر میں جو آباد ہوئے ہیں تو اسی کی برکت سے آباد ہوئے ہیں۔

اور جب اس قوم نے خدا کو بھلا دیا جو حضرت یوسفؑ کی دعا اور قربانی کے نتیجے میں اس پناہ گاہ تک پہنچی تھی تو وہ پناہ گاہ نہ رہی بلکہ اس پناہ گاہ سے لوگ پناہیں مانگنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے ساتھیوں نے دعائیں کیں کہ اے خدا ہمیں اس پناہ گاہ سے نجات بخش، ہمیں نکال دے اس سے۔ اور ایک وہ بھی ہے جب اس پناہ گاہ سے رہائی نصیب ہوئی ہے جس کو لوگوں کے اپنے اعمال نے گندا کر دیا تھا۔ تو قرآن کریم نے جو قصص بیان فرمائے ہیں وہ سلسلہ بہ سلسلہ گہری حکمتوں کے راز رکھتے ہیں اور وہ عقلوں کو روشن کرتے ہیں اور انسانی، مذہبی تاریخ کو سمجھنے کی توفیق عطا کرتے ہیں تو ان باتوں پر غور کرو۔ میں یہ مضمون اس لئے کھول رہا ہوں کہ میں نے عمداً ایک لفظ استعمال کیا آپ کو سمجھانے کے لئے اگر میں یہ باتیں نہ بتاتا تو آپ کو سمجھ نہ آتی کہ کیوں کہہ رہا ہوں کہ پناہ گاہ کو معین کرو۔

تم جانتے ہو کہ بعض گناہوں سے بچنے کی کیا راہ ہے جو تم اختیار کر سکتے تھے اگر تم سوچتے، غور کرتے۔ تمہیں طاقت نہیں ہے وہ راہ تو ہے۔ ہر انسان جانتا ہے اگر یہ ہو جائے تو پھر میں بچ سکتا ہوں تو اس کو معین کرو اور پھر خدا سے یہ دعا مانگو کہ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس گناہ سے، اس کمزوری سے، اس لغزش سے، اس بدعادت سے، اس بدخلقی سے اور میں جانتا ہوں کہ میرے بس میں نہیں کہ میں یہ

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے
، دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA	فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

جرمنی کے کسی بھی شہر سے انڈیا اور پاکستان کے کسی بھی شہر تک بذریعہ ریل و فلائی ٹکٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے لئے ہمارے پاس بہت ہی سستے کرائے ہیں۔

جرمنی میں ہاؤس ٹیکسٹائل، باتھ روب، ٹاول، بیڈ ویئر، کچن ٹاول فروخت کرنے والی پاکستانی فرم۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔

عرفان احمد خان

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 (Irfan Khan)

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND G.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 646 0181-553 3611

حل کر سکوں مگر میں جانتا ہوں کہ حل ہے کیا اور ہر انسان پر روشن ہوتا ہے وہ حل۔ اور اگر نہ ہو تو پھر منجملہ یہ دعا کر سکتا ہے کہ تو بہتر جانتا ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ہر گناہ گار، ہر کمزور، ہر مصیبت میں پھنسا ہوا انسان اس کے حل سے واقف ضرور ہوتا ہے کہ اگر یہ ہو تو پھر میں بچ سکتا ہوں تو اسے معین رکھ کر پھر دعائیں کرے پھر اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائے گا اور اس وقت سے پہلے جو اس کی پکڑ کا وقت ہے وہ ضرور آپ کو بچا لے گا۔ یہ وعدہ جو ہے پکڑ کا وقت اس میں ایک ایسا لفظ ہے جو بڑا ہی ڈرانے والا لفظ ہے یا ڈرانے والا محاورہ ہے کیونکہ ہمیں پتہ نہیں پکڑ کا وقت کب آ جاتا ہے۔ اس میں دو پیغام ہیں ایک تو یہ کہ زیادہ دیر لٹکاؤ نہ بات کو کیونکہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے یہ فیصلہ کہ کب پکڑ کا وقت شروع ہوتا ہے میں اس سے پہلے پہلے بچ جاؤں۔ بعض دفعہ لوگ دریاؤں میں بہتے ہیں جو بعد میں آبشاروں میں تبدیل ہو جایا کرتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ آگے آبشار آنے والی ہے اور جب وہ پانی تیز ہو جاتا ہے اور اس وقت محسوس ہوتا ہے کہ وہ تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں اس وقت وہ وقت ہاتھ سے گزر چکا ہوتا ہے پھر جتنے مرضی چپو ماریں ناممکن ہے کہ اس بہاؤ کی طاقت کے برخلاف چل سکیں۔ تو اچانک آتا ہے اور اس وقت تدبیر کا وقت گزر جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے ابتلاؤں اور آزمائشوں اور گناہوں کا حال ہے کہ جب وہ وقت آئے گا تو آپ کے بس میں نہیں ہوگا آپ کے علم میں نہیں ہوگا کہ کب کیسے آنا ہے اس لئے اس میں بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔

جو خلوص سے دعائیں مانگنے والا ہے
اللہ تعالیٰ کبھی اسکو اچانک نہیں پکڑتا۔

اور اگر آپ کسی معین بچنے کی جگہ کا تصور باندھنے کے بعد پھر دعائیں کریں گے تو یہ سب سے بڑی ضمانت ہے اس بات کی کہ آپ اچانک پکڑے نہ جائیں گے کیونکہ جو خلوص سے دعائیں مانگنے والا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اس کو اچانک نہیں پکڑتا اگر اس کی کمزوری لمبی ہو رہی ہے تو اس کو وہ مہلت دیتا ہے جس سے رفتہ رفتہ وہ کمزوری سے بچ نکلنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے یا جانتا ہے کہ کچھ نہ کچھ گناہوں کے کنارے بھرنے لگے ہیں۔ میں آگے نہیں بڑھ رہا گناہوں سے پیچھے ہٹ رہا ہوں، میں مزید شکنجے میں نہیں آ رہا بلکہ کچھ نہ کچھ آزادی حاصل کر رہا ہوں۔ یہ کچھ نہ کچھ کا جو مضمون ہے یہ خدا کے غضب سے بچانے کے لحاظ سے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر فوری طور پر آپ نجات نہ بھی حاصل کر سکتے ہوں اگر کامل یقین کے ساتھ معین دعا کریں اور پھر اس کے لئے کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے مخلص کو پکڑا نہیں کرتا یا اس کی مہلت کو کاٹ نہیں دیا کرتا جو واقعتاً اس کی طرف بڑھ رہا ہو۔ اور پھر وہ مضمون جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اسی مغفرت کے تعلق میں ہمیں سمجھایا ہے کہ پھر اگر وہ بدیوں سے بچ نہ بھی سکا ہو اگر بچ رہا ہو اور اس حالت میں بھی جان نکل جائے تب بھی خدا تعالیٰ کی بخشش اس پہ غالب آ جائے گی۔

تو یہ وہ اللہ ہے یہ وہ ہمارا رب ہے جس سے ہمارا معاملہ ہے اور اس نے اس معاملے کی ساری راہیں کھول کھول کر، آسان کر کر کے ہمیں سمجھا دی ہیں۔ اگر اس کے باوجود ہم ان سے استفادہ نہ کریں تو بہت بڑا نقصان ہے اور بہت بڑی حماقت ہے۔ پس ایک یہ بات ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور دوسرے اس کے اور بھی پہلو ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روشنی ڈالی ہے۔ اب میں آپؑ کے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ آپ کو یہ سمجھ آئے کہ اس جد و جہد میں جو بہت ہی بڑا جہاد ہے نفس کا اس میں ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیئے، کن چیزوں سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے سامنے ایک عالمی جہاد درپیش ہے۔ وہی ہے جو ہمیشہ مجھے پریشان رکھتا ہے کہ اتنی بڑی قوموں کو ہم نے دعوتیں دیدی ہیں اور خدا تعالیٰ بھی اس کثرت سے ہمیں وہ قومیں عطا فرما رہا ہے کہ اب ایک فوج کا سوال نہیں فوج در فوج، ARMIES پر ARMIES آ رہی ہیں اور ان کو سنبھالنا ہے۔ ان کو سنبھالیں گے کیسے اگر اپنی کمزوریوں کا یہ حال ہو کہ ان سے تو ہم نپٹ نہیں سکتے ان سے نجات نہیں حاصل کر سکتے اگلوں کو کیسے بچائیں گے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کے پیش نظر میں نے یہ تمہید باندھی اور اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالوں سے آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "کشتی نوح" میں جو زبان استعمال فرمائی ہے یعنی جو محاورے استعمال فرمائے ہیں ان کو پڑھ کے تو لگتا ہے کہ کوئی بچ ہی نہیں سکتا کیونکہ آپؑ نے دوسرے کنارے بتائے ہیں ایک کنارہ ہے بخشش والا وہ بہت وسیع ہے لیکن جہاں پہنچ کر انسان گر جاتا ہے وہ بھی تو ایک کنارہ ہے۔ اس کنارے پر کھڑا ہو کر کوئی آدمی بتا رہا ہو کہ یہ دیکھو اس قسم کی کھڈ ہے، یہاں پہنچے تو تم گئے، یہ قدم نہ اٹھا بیٹھنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلامؑ نے ان احتمالات کے پیش نظر کہ کوئی بھی آپ کی جماعت میں داخل ہونے والا ضائع نہ ہو جائے، کوئی بھی اس PASSIFUS پر جو چٹان کا کنارہ ہے قدم نہ رکھے جہاں سے گرنے کے بعد پھر واپسی کا کوئی رستہ نہیں رہا کرتا۔

تو فرماتے ہیں یہ بھی میری جماعت میں نہیں ہے، وہ بھی میری جماعت میں نہیں ہے، وہ بھی میری جماعت میں نہیں ہے اور جماعت میں نہ ہونے والے کی جو کمزوریاں ظاہر کی ہیں ان کو پڑھتے ہوئے بعض دوست کہتے ہیں مجھ سے ذکر بھی کیا کہ ہماری تو جان نکل جاتی ہے ڈر کے مارے جب "کشتی نوح" اٹھاتے ہیں، پڑھی ہی نہیں جاتی۔ کیونکہ ہر بات پہ لگتا ہے کہ ہم جماعت سے نکل گئے۔ کوئی بھی ایسی ہدایت نہیں ہے جس پہ ہم یقین سے کہہ سکیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہیں۔ تو یاد رکھیں وہاں جماعت میں داخل سے مراد وہ حصار ہے جس کے بعد خدا کی پناہ میں انسان آ جاتا ہے اور ناممکن ہے کہ اس کو کوئی نقصان پہنچ سکے۔ پس جب یہ کہتے ہیں کہ میری جماعت میں نہیں ہے تو اس چار دیواری کی بات کر رہے ہیں جس کے متعلق اللہ نے خوش خبری دی تھی کہ جو تیری چار دیواری میں ہے اس کو کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ ناممکن ہے کہ اسے کوئی شیطان، شیطانی وسوسہ یا شیطانی کوششیں نقصان پہنچا سکیں تو ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جماعت کے اس دائرے سے بھی نکال کے پھینکا جا رہا ہے جو جدوجہد کا دائرہ ہے، جو اس دار کی طرف رخ کئے ہوئے ہے جس دار میں آخری پناہ مل جاتی ہے۔ چنانچہ یہ جو عبارت ہے یہ اسی تشریح کی تائید میں ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں گناہوں کی بھی ایک حد ہوا کرتی ہے حد سے تجاوز نہ کرنا۔ اگر حدوں کے اندر رہو گے تو عیش و عشرت میں بھی بخشش ہو سکتی ہے۔ اگر ظلم کرتے ہو لیکن حد سے آگے نہیں بڑھتے، اگر غریبوں سے بے پرواہ ہو مگر کچھ پرواہ ضرور رکھتے ہو تو یہ وہ سارے رستے ہیں جن سے تمہیں مغفرت کی طرف راہ مل سکتی ہے اور میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ دوسری طرف حد سے تجاوز نہ کر جانا۔ پس یہ دوسرا کنارہ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما رہے ہیں جس سے واپسی ممکن ہے۔ اگر آپ اس سے آگے نہیں جائیں گے تو واپسی ممکن ہوتی ہے اور اس آیت کا اطلاق اس مضمون پر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ بخش سکتا ہے، ہر چیز بخش بھی دیتا ہے لیکن ایسے حد سے نہ بڑھ جانا کہ پھر تم پر عذاب آ جائے اور پھر عذاب آنے کے بعد تم اس کی زد سے نکل نہ سکو۔ فرماتے ہیں "حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے" (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۱۷)۔ "حد سے زیادہ عیاشی" یہ کیا چیز ہے حد سے زیادہ عیاشی۔ عیاشی کا ایک معنیٰ تو ہے جو تن آسانی کی زندگی بسر کرتے ہوئے آرام کی راہیں تلاش کرنا اور ان میں ڈوبے رہنا اور مزید کی ہوس باقی رکھنا کہ جس حد تک بھی ممکن ہے ہم دنیا میں وہ سارے آرام اور عیش حاصل کر سکیں جن کی انسان تمنا کر سکتا ہے۔ اس آرزو کو لے کر جو صاحب حیثیت اور امیر لوگ آگے بڑھتے ہیں۔ پھر وہ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ پھر وہ دنیا کے مصائب اور مسائل اور تکلیفوں سے اس وقت تک ناواقف رہتے ہیں جب وہ تکلیفیں ان پر جب تک پڑ نہ جائیں اور آخر پڑ جایا کرتی ہیں۔ تو وہ عذاب والا مضمون جب تک ظاہر نہ ہو ان کو ہوش ہی نہیں آتی۔ وہ عیش و عشرت میں آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ تو وہ عیاشی حد سے زیادہ اور

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔
اس کے علاوہ
ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
MOBILE: 0172 946 9294

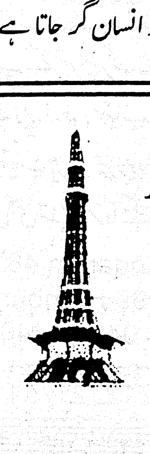

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

لعنتی ہے جو توازن نہیں رکھتی جہاں واپسی کے لئے انسان اپنی راہیں کھلی نہیں رکھتا، جب بگٹٹ آگے دوڑا چلا جاتا ہے اور پیچھے مڑ کے نہیں دیکھتا۔ تو فرماتے ہیں یہ عیاشی کی زندگی لعنتی زندگی ہے۔

”حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے“ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں یہ فرمایا کہ جو اپنے بھائی سے ذرا سا بھی تکبر سے پیش آتا ہے ذرا سا بھی بدخلقی سے پیش آتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ اس کی تشریح ہو رہی ہے۔ فرمایا ہے وہ جماعت جو میں کہہ رہا ہوں وہ پاکوں کی وہ جماعت ہے جس کی حفاظت کا خدا نے وعدہ کر دیا ہے۔ اگر تم میرے ہو جاؤ اور میرے گھر والے بن جاؤ تو اس کے لئے یہ یہ صفات تم میں ہونی چاہئیں۔ اب وہ فرما رہے ہیں کہ اگر تمہارے اندر یہ برائیاں اس حد تک قبضہ نہ کریں تو پھر مایوسی کی وجہ کوئی نہیں تم پھر بھی بچ سکتے ہو۔ تو بدخلقی کو پسند تو نہیں فرما رہے۔ حد سے زیادہ بدخلقی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی اپنی زبان، اپنی روش اور رویے پر کوئی اختیار بھی نہیں پھر رہتا۔ لوگ ایسے بدتمیز ہو جاتے ہیں بعض دفعہ کہ نہ اپنوں سے اخلاق سے پیش آتے ہیں، نہ غیروں سے پیش آتے ہیں، نہ موقع دیکھتے ہیں نہ محل۔ اپنے بچوں سے بھی بدتمیز، اپنی بیویوں سے بھی بدتمیز، اپنے رشتے داروں سے، اپنے بڑوں سے، اپنے چھوٹوں سے اور ناقابل برداشت وجود بن جاتے ہیں۔ فرمایا اگر یہ کرو گے تو پھر واپسی نہیں ہوگی۔

دیانت میں بہت سی برکتیں وابستہ ہیں جو فوری بعض دفعہ دکھائی نہیں دیتیں مگر ہوتی ضرور ہیں۔

بدخلقی کے ساتھ اگر شرمندگی کا احساس رہے تو ایسی بدخلقی کو حد سے بڑھی ہوئی بدخلقی نہیں کہا جاسکتا۔ بعض بدخلق میں نے دیکھے ہیں بدخلقی سے پیش آتے ہیں اور بعد میں پھر رو رو کے معافیاں بھی مانگتے ہیں اور بعض جلدی، بعض ذرا دیر میں۔ تو بدخلقی خواہ کتنی ہی بڑھی ہوئی ہو اگر کچھ ندامت کا احساس زندہ رہے، کچھ حیا باقی ہو تو ایسی بدخلقی کو انسان حد سے بڑھی ہوئی بدخلقی نہیں کہہ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعریف فرمادی کہ حد سے بڑھی ہوئی بدخلقی، آپؑ کے الفاظ ہیں ”حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے“۔ بے مہر ہونے سے مراد پھر یہ ہے کہ انسان کے دل میں جو خدا نے نرمی اور شفقت رکھی ہوتی ہے وہ اٹھ جاتی ہے اور پھر دل ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ پھر اس پر خدا تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی۔

ایک شخص نے اپنی بیٹی کو زندہ درگور کیا جہالت کے زمانے میں اور بڑی دردناک کہانی ہے۔ کس طرح وہ بیٹی پوچھتی رہی کیا ہوگیا، تم مجھ پہ کیوں مٹی ڈال رہے ہو۔ اس نے توجہ نہیں دی۔ بار بار وہ یہ بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ آواز آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی گئی مٹی میں دبتی چلی گئی۔ میں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ نظر اٹھا کے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم زاروقطار رو رہے تھے۔ آنسوؤں کا دریا تھا جو آنکھوں سے بہہ رہا تھا اور یہ فرما رہے تھے کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور وہ بدنصیب کیسا بدنصیب تھا جس کی زندگی میں اس کی آخرت کا فیصلہ ہوگیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرماتے ہیں جو بے مہر ہو جائے، جس کے دل سے محبت مٹ جائے بنی نوع انسان سے یا خدا تعالیٰ کی مخلوق سے شفقت کو بھول چکا ہو اس کی پھر کوئی نجات نہیں ہے۔ وہ لعنتی زندگی ہے۔

”حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔“ یعنی خدا یاد ہی نہ رہے اور کروڑوں انسان ایسے ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور خدا اپنی عظمت اور اپنی ان صفات کے ساتھ یاد نہیں جو بندوں میں بھی عظمت پیدا کرتی ہے بندوں کی صفات بھی تبدیل کر دیتی ہے۔ اس لئے خدا یاد نہیں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اللہ نہیں کہتے۔ ان میں بعض نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو مسجدوں کو آباد کئے ہوئے ہیں مگر خدا کو نہیں جانتے خدا سے ناواقف ہیں۔ اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم آخری زمانے کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہ کبھی نہ فرماتے ”**مساجدھم عامرۃ و ھی خراب من الھدیٰ**“ کہ نمازیں خدا کے ذکر کی یقینی علامت نہیں ہیں۔ یہ خیال دل سے نکال دو کہ تم مسجدیں آباد کئے ہوئے ہو، نمازیں پڑھ رہے ہو اور واقعتاً تم ذکر الٰہی کر رہے ہو۔ اگر دنیا میں ذکر الٰہی کے آثار تم میں ظاہر نہیں ہوتے، دنیا کی زندگی تمہاری ویسی ہی رہتی ہے جیسی پہلے تھی، جیسے مسجد میں داخل ہوئے ویسے مسجد سے باہر نکل آئے۔ تو فرمایا ”**مساجدھم عامرۃ و ھی خراب من الھدیٰ**“ آباد تو ہوں گی ان کی مسجدیں اور ہدایت سے بالکل خالی۔ کوئی ہدایت نہیں ہوگی ان میں۔

تو یہ بھی ایک بڑا اہم مضمون ہے کہ خدا یاد ہی نہ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں ”حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا“ خدا سے لاپرواہ ہونا تو میں نے آپ کو بتا دیا ہے جس کی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے۔ اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونے کا حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جن کو اپنے بچوں، اپنے قریبی رشتے داروں کے سوا عامۃ الناس دنیا کی مصیبت اور تکلیف کا احساس ہی کوئی نہیں ہوتا۔ وہ بعض بڑے بڑے ریسٹورانٹس میں جہاں مشہور ہیں تکے کباب اور بعض جگہ وہ کہتے ہیں یہاں بریانی اچھی پک رہی ہے یہاں فلاں قورمہ اچھا بن رہا ہے وہاں گزر کے جا رہے ہوتے ہیں اور بعض ایسی بستیوں سے گزر رہے ہوتے ہیں جہاں مفلوک الحال لوگ رہتے ہیں اور ان کے اگر بارش ہو جائے تب بچنے کے سامان نہیں، گرمی بڑھے تب بچنے کے سامان نہیں، سردی بڑھے تب بچنے کے سامان نہیں اور فاقہ کش بچے گلیوں میں گند میں کھیلتے ہیں کبھی احساس نہیں ہوتا کہ یہ بھی خدا کی مخلوق ہے ہم نے ان کے لئے کیا کیا ہے۔

اگر یہ احساس ہو تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یعنی مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر احساس پیدا ہو کچھ نہ کچھ تو انسان ان کی فکر کرے۔ یہ تو نہ ہو کہ بالکل بے نیاز اور بے حس ہو کر ان لوگوں کے پاس سے گزر جاؤ اور تمہیں کبھی خیال ہی نہ آئے کہ تمہارے آرام و آسائش میں ان کا بھی کچھ حق ہے۔ تو فرمایا یہ ایک لعنتی زندگی ہے۔

”ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ“ ہر وہ شخص جس کو خدا نے دولت بخشی ہے جس کے حالات بہتر بنائے ہیں فرمایا وہ ویسا ہی خدا کے ہاں پوچھا جائے گا جیسے ایک فقیر جس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ فقیر کے پاس تو خرچ کرنے کا کچھ ہے ہی نہیں۔ اس پر یہ آزمائش آئی ہی نہیں کہ مصیبت زدگان کو، غریبوں کو دیکھے اور اس کے باوجود اس کا دل سخت رہے مگر امیر پر تو یہ آزمائش روز آتی ہے اور روز بسااوقات بعض امیر اس میں ناکام رہ جاتے ہیں۔ فرمایا پوچھا جائے گا یہ یاد رکھنا کہ تم میں سے ہر ایک پوچھا جائے گا۔

فرماتے ہیں ”جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے مونہہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے“۔ اب یہ وہ تعریف ہے گئے گزروں کی جو اب ہو رہی ہے۔ جو کشتی نوح کی تعریف تھی وہ نہایت ہی اعلیٰ درجے کے لوگوں کو ان کے مقام سمجھائے جا رہے تھے کہ اس مقام پر ذرا بھی تم نے ٹھوکر کھائی تو اعلیٰ درجے کے لوگوں میں شمار نہیں ہو سکو گے۔ اب یہاں بدترین لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ بدترین اگر اس حد تک ہو جاؤ گے جیسا کہ ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر تمہاری واپسی نہیں۔ واپسی نہیں کا مضمون لعنت سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ لعنت کا مطلب ہے دوری۔ اور لعنت جب کسی کو کہا جائے کہ لعنت ہے تو ایک تو جذبات کے، غصے کے اظہار کے لئے آپ کہہ دیتے ہیں لعنت۔ مگر انبیاء اور عارف باللہ لوگ لعنت کو ان معنوں میں استعمال نہیں کرتے۔

لعنت کا وہ جو مذہبی مفہوم ہے وہ یہ ہے کہ وہ خدا سے دور چلا گیا اور اتنا دور ہٹ گیا کہ اب وہ واپس نہیں آسکتا اس کو ملعون کہتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لعنتی زندگی کہہ کر یہ بیان فرما رہے ہیں کہ ان چیزوں میں اگر تم حد سے تجاوز کر گئے تو یاد رکھنا خدا کی تقدیر میں تم لعنتی لکھے جاؤ گے اور پھر تمہاری واپسی کا کوئی امکان باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا جو حلال اور حرام کا فرق نہیں کرتا اور حرام کو حلال کی طرح کھاتا ہے۔ اور کتنے ہیں ہمارے مسلمان بھائی جو پاکستان میں ہیں یا باہر ہیں وہ جن کو خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ حلال اور حرام کھول کھول کے بتایا اور دیکھیں کس طرح حرام رزق پر مونہہ مارتے ہیں کہ ادنیٰ سا بھی احساس نہیں ہوتا کہ حرام ہے۔ ذکر ہی کوئی نہیں اس بات کا۔ فرمایا یہ لعنتی زندگی ہے۔ اب جتنے مرضی ان کے خلاف اسلام کے فتوے دیئے جائیں وہ فتوے دینے والے خود بھی اگر حرام پر ایسا مونہہ ماریں جیسے اپنی ماں کے دودھ پر بچہ مونہہ مارتا ہے تو وہ دوسروں کو لعنت سے کیسے بچا سکیں گے؟

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel:069/685843

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
Hauptfiliale

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

Muslim TV AHMADIYYA

SATELLITE WAREHOUSE

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S. M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

اور رزق حلال کے متعلق اس لئے اور بھی زیادہ زور کی ضرورت ہے کہ یہ وہ فتنہ ہے جو نیکوں میں بھی داخل ہوتا ہے، نسبتاً آسانی سے داخل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مالی منفعتوں سے اس بنا پر رک جانا کہ خدا کے منشاء کے خلاف ہیں یہ مشکل کام ہے اور کچھ نہ کچھ انسان نفس کے لئے بہانے ڈھونڈ ہی لیتا ہے۔ چنانچہ آج جو ہماری اردو کی سوال و جواب کی مجلس تھی اس میں ایک صاحب نے یہی سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ناممکن ہے کہ ہم تجارت کریں اور بے ایمانی نہ کریں یعنی تجارت کرنا اور حرام کھانا ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں اس لئے اب بتائیں ہم کیا کر سکتے ہیں، مجبور ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچنے کے لئے یہ عذر تھا کہ جب وہ حرام سے بچ ہی نہیں سکتے تو پھر جو مرضی کریں سب کچھ ٹھیک ہے۔ ان کو میں نے سمجھایا کہ جس دوست نے آپ سے سوال کیا ہے، ان کا اپنا نہیں تھا کسی دوست نے بات کی تھی پاکستان سے آیا تھا اور ان سے ملا تھا، ان کو میں نے سمجھایا کہ دیکھیں اگر انسان کا ضمیر گندہ نہ ہو تو ہر قسم کے حالات میں وہ پاک زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اب یہ درست ہے کہ ایک انسان تجارت میں جتنا بچنے کی کوشش کرے کسی نہ کسی جگہ اسے کچھ تھوڑا سا اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے بعض دفعہ کچھ پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جسے عامۃ الناس میں لوگ رشوت بھی کہتے ہیں حالانکہ بعض شرائط کے ساتھ وہ رشوت نہیں رہتی۔ مگر اس کے علاوہ اور بعض ایسی باتیں ہیں آپ اپنے دودھ دہی کی دکان کریں، دودھ میں پانی نہ ڈالیں اور اس کے باوجود منافع تھوڑا رکھتے ہوئے بھی آپ گزارہ کریں تو یہ کہہ دینا کہ دودھ میں پانی نہ ڈالیں تو تجارت نہیں چل سکتی کیونکہ سب دنیا دودھ میں پانی ڈالتی ہے یہ ہے ہی غلط۔ کیونکہ دنیا جو پانی ڈالتی ہے اس سے باقی ساری دنیا جو انہی کی دنیا ہے بیزار بھی ہے اور اگر قسمت سے کوئی ایسا دودھ والا مل جائے جس پر آپ کو یقین ہو کہ یہ پانی نہیں ڈالتا تو آپ اس کو دگنی تگنی قیمت دے کر بھی اس سے وہ دودھ لیں گے۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ ایسے لوگوں کی تجارت چلتی ہی نہیں جھوٹ ہے بالکل۔ بہت سے ایسے تجربے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کی تجارت نہ صرف چلتی ہے بلکہ باقی تجارتوں پہ غالب آ جایا کرتی ہے۔ قادیان میں ایسے فقیرانہ مزاج کے مہاجر تھے جو بڑے عزت والے خاندانوں سے وابستہ، سید زادے اور بعض معزز پٹھان شہزادوں سے تعلق رکھنے والے قادیان آئے دودھ دہی کی دکان کھولی اور اتنا لوگ امڈ امڈ کر آتے تھے کیونکہ ان کی دیانت اور تقویٰ کی وجہ سے وہاں ہر چیز صاف ستھری اور خالص اور اس کے نتیجے میں باقی دکانوں سے زیادہ مزے دار ملتی تھی۔ تو اسی سے انہوں نے پھر جائیدادیں بنائیں، اسی سے ان کی اولادیں بڑی بڑی تعلیمیں حاصل کر کے دنیا میں پھیل گئیں۔

> **جو قومیں بددیانت ہو جائیں وہ ایک دوسرے کا خون پی رہی ہوتی ہیں اور دنیا سے ان کی تجارتیں بےسود اور بےمعنی ہو کے رہ جاتی ہیں اور دنیا ان کو دھتکار دیتی ہے۔**

تو دو طریق سے اللہ تعالیٰ تقویٰ کی زندگی بسر کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے ایک تو یہ کہ اگر واقعتاً سچی دیانت ہو تو ایسی تجارتوں میں خدا برکت عطا فرما دیتا ہے اور جو اس تجربے کو جانتے نہیں وہ دور بیٹھے ڈر کر ان باتوں سے ویسے ہی احتراز کر جاتے ہیں، پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور دوسرا آسمان سے لازماً برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان کے اموال میں برکتیں پڑتی ہیں۔ ان کے زندگی کے حالات میں، ان کی اولاد میں، ان کی صلاحیتوں میں، اور ان کی دین سے وابستگی اور وفا میں برکتیں پڑتی ہیں اور ایسے بچے پیچھے چھوڑ کے جاتے ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ دنیا میں بھی اعلیٰ ترقی حاصل کرتے ہیں اور دین میں بھی وہ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ تو چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو دیانت کی معمولی باتیں ہیں اب دودھ دہی کی دکان کیا ہوئی مگر دیکھو آپ حالات پر نظر ڈال کے دیکھیں ان کی اولادوں کا جائزہ لیں وہ دنیا میں پھیل گئی ہیں۔ وہ بڑی عزت اور عظمت سے یاد کئے جانے والے لوگ ہیں۔ اب ان کا نام آپ کو تاریخ احمدیت میں ملے گا تو آپ کا سر جھکے گا ادب سے اور آپ میں سے اکثر کو شاید پتہ ہی نہ ہو کہ وہ ایک دودھ کی دکان کرنے والا آدمی تھا۔ کچھ کھیر بنانی سیکھ لی، کچھ دہی اچھی بنانی سیکھ لی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے اس کے گھر کو برکتوں سے بھر دیا۔ اب ہمارے ماٹا ہوتے تھے، ان کی اولاد دیکھیں خدا نے کیسی پھیلادی ہے دنیا میں، اور کتنی ان کو برکتیں دی ہیں وہ آلو چنے بیچنے والے تھے بس، مگر تھے دیانتدار۔

تو دیانت میں بہت سی برکتیں وابستہ ہیں جو فوری بعض دفعہ دکھائی نہیں دیتیں مگر ہوتی ضرور ہیں۔ اور یہ سفر اس لئے ضروری ہے کہ انفرادی طور پر برکتوں کی خاطر نہیں خدا کی خاطر جب آپ دیانت اختیار کریں تو برکتیں ضرور ملتی ہیں۔ مگر اگر یہ نہیں کریں گے تو ساری قوم لازماً بددیانت ہو جائے گی۔ اور جو قومیں بددیانت ہو جائیں وہ ایک دوسرے کا خون پی رہی ہوتی ہیں اور دنیا سے ان کی تجارتیں بےسود اور بے معنی ہو کے رہ جاتی ہیں اور دنیا ان کو دھتکار دیتی ہے۔ اس لئے دن بدن ان کی روپے کی قیمتیں گرتی ہیں ان کے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں ان کی منڈیاں ہاتھ سے نکل جاتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم خوشحال ہیں کیونکہ ہر بے ایمان معاشرے میں وقتی طور پر خاندانوں کو خوشحالی ملتی ہے اور حکومتیں بدحال ہو جاتی ہیں کیونکہ ٹیکس نہیں جاتا ان کو۔ اب ٹیکس کی بات وہاں چلی تھی اسی سوال جواب میں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ میں جانتا ہوں کہ اگر انسان کتنی بھی دیانتداری اختیار کر لے بعض ملکوں میں جب ٹیکس کی جگہ آئے گی تو وہاں ٹیکس والے مجبور کر دیں گے بددیانتی پر۔ اور بددیانتی پر مجبور کریں گے اور ایسے حالات پیدا کر دیں گے کہ یا وہ اپنی جائز آمد سے بہت بڑھ کر ٹیکس ادا کرے اور تجارت کا ایک دم صفایا ہوتا چلا جائے یا پھر بددیانتی میں ملوث ہو جائے۔ میں نے کہا اس سے بھی بچنے کی راہ ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ جانتے ہیں کہ جب وہ ایک ٹیکس والے کو پیسے دیتے ہیں تو محض اس لئے نہیں دیتے کہ ان کا جائز ٹیکس لگے وہ پھر اپنا جائز ٹیکس بھی بچاتے ہیں اور ناجائز فائدے اور بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ تو انسان اگر تقویٰ سے بچنا چاہے تو بچ سکتا ہے۔ ان سے کہے کہ تمہارا مونہہ جو بھرنا ہے وہ مجھے بتاؤ اپنے منافع میں سے بھرنا پڑے گا نسبتاً منافع کم ہو جائے مگر اگر دیانتداری پہ قائم رہے اور اپنے منافع سے اس ظالم کا مونہہ بھرتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ خدا ایسی تجارت کو بے برکت نہیں کیا کرتا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ غیر معمولی حالات پیدا کر دیتا ہے اور ایسا تاجر بچ جاتا ہے اگر بچنے کی خواہش ہو۔

یہ باتیں میں باہر بیٹھا نہیں کر رہا کہ مجھے تجارت کی دنیا کی خبر نہیں ہے میں دور سے دیکھ کر ایک فرضی ہدایتیں دے رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ کی بعض تجارتوں میں خلیفۃ المسیح نے مجھے نہ صرف ڈائریکٹر مقرر فرمایا بلکہ ایسا اختیار دیا کہ گویا میرا مشورہ جو تھا وہ حاوی تھا باقی سب مشوروں پر اور کاٹن کی تجارت تھی بعض دوسری ایسی چیزیں تھیں۔ اس حال میں ہم نے شروع کیا کہ بہت ہی برا حال ہو چکا تھا سب کچھ بکنے کو تیار تھا لیکن خدا نے سہارے دیئے اور ہر مشکل کے وقت مدد فرمائی صرف فیصلہ یہ تھا کہ ہم جس حد تک ممکن ہے دیانتداری سے کام کریں گے اور اگر کسی محکمے سے اس قسم کا رابطہ کرنا پڑتا ہے تو بعض ایسے آدمی تھے جو اس بات کے ماہر تھے ان کے ذریعے رابطہ کرنا پڑتا تھا۔ لیکن ہدایت ہماری یہ تھی کہ ایک دمڑی بھی حکومت کی یا ملکی دولت کی ہم اپنے لئے نہیں لیں گے۔ صرف ہمیں امن سے کام کرنے دیں اور خدا نے برکت ڈالی۔

سود سے کہتے ہیں، سود سے کیسے بچو گے؟۔ یہ ٹھیک ہے کہ بسااوقات انسان نہیں بچ سکتا، لیکن اگر ارادہ ہو، نیت ہو اور اخلاص ہو اور دعا ہو تو بچ بھی سکتا ہے۔ ہمارے ایک کاروبار میں مسلم کمرشل بنک سے واسطہ تھا اور کاٹن کے یعنی اس روئی کے کاروبار میں بہت بڑے قرضے لازماً اٹھانے پڑتے ہیں اور ان قرضوں کے بغیر وہ کاروبار چل ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ عام جو کارخانے دار ہیں یا جیننگ فیکٹریوں کے مالک ہیں ان کے پاس اتنا سرمایہ تو ہوتا ہی نہیں کہ وہ بڑی قیمت دے کر وہ زمینداروں کو ان کی کاٹن کی قیمت پہلے ادا کر دیں۔ بہت سی مجبوریاں ہیں، قرضے لینے پڑتے ہیں۔ اب میرے دل پہ یہ بڑا گراں تھا اور میں نے دعا بھی کی۔ میں نے کہا اللہ میاں جماعت احمدیہ کی فیکٹری ہے ہم نمونہ بننا چاہتے ہیں، ہمیں بچا اس مصیبت سے۔ اور ایک دوست کے تعارف سے مسلم کمرشل بینک کے جو جنرل مینیجر بلکہ پریذیڈنٹ تھے ان سے ملا اور ان سے میں نے کہا کہ دیکھیں اتنے لاکھ قرضہ آپ سے لینا چاہتے ہیں لیکن سود نہیں دینا۔ اب وہ بہت ذہین آدمی تھے اور بڑے حوصلے والے انسان تھے۔ اب خدا نے واسطہ بھی ایسے شخص سے ڈالا جس میں یہ طاقت تھی اس بات کو سننے اور سمجھنے کی۔ تو تھوڑا سا تعجب ہوا۔ وہ کہتے ہیں اچھا اب بتائیں کیا بات ہے۔ میں نے کہا ہمارا دین ہمیں اجازت نہیں دیتا اور تجارت مجبور کرتی ہے لیکن ایک بات ہے کہ آپ کمرشل ادارے ہیں، آپ کا کاروبار ہی منافع پر ہے اس کا مجھے احساس ہے۔ مگر یہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جیسا کہ ہمیں ہمیشہ منافع ہوتا ہے اگر منافع ہوا تو ہم آپ کو جتنا سود دیتے ہیں اس سے زیادہ پیسہ تحفتاً دیں گے، شرط نہیں ہے، کوئی اس کا تناسب مقرر نہیں کرنا۔ تو مجھے دیکھ کے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے منظور ہے۔ اور جس بینک کے آفیسر کی طرف انہوں نے حوالہ دیا ان سے نچلا وہ بھی بہت بڑا اونچے مقام کا افسر تھا وہ حیران رہ گیا۔ اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا ہو گیا تم جا کے پوچھ لو اور اس کے بعد پھر میں بھی ان کی موجودگی میں الگ ان سے ملا اور ان سے میں نے بھی یہی سوال کیا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کام تو آپ نے کر دیا ہے۔ اتنا بڑا فیصلہ جو آپ کو سارے حصہ داروں کے سامنے بہت ہی ایک ناقابل قبول حالت میں پیش کرتا ہے۔ اس نے کہا بات یہ ہے، میں ابھی بتاتا ہوں میرے فیصلے کا راز کیا ہے۔ کہتے ہیں میں اپنے تجربے سے مردم شناس ضرور ہوں اور میرا یہ تجربہ ہے کہ بے ایمان لوگ کاغذ بڑے بھر کے لاتے ہیں اور کاغذوں کے مونہہ پکے کر لیتے ہیں اور جتنے مرضی پکے کاغذات ہوں وہ دھوکہ دے جاتے ہیں۔ لیکن اگر آدمی دیانت دار ہو تو وہ دھوکہ نہیں دے گا۔ میں نے تو آپ کو دیکھا مجھے یہ پتہ لگ گیا کہ ہے دیانت دار۔ اور اس لئے میں نے آپ سے کاغذ بھی نہیں مانگے، فیکٹری کے کاغذ نہیں مانگے کہ رکھواؤ اس کے مقابل پر۔ مجھے پتہ تھا اور میں اپنے اس فیصلے پر ایسا اعتماد رکھتا ہوں کہ اس اعتماد کی خاطر مجھے پتہ تھا کبھی غلطی نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ مسلسل اس بینک نے ہمیں بغیر سود کے قرضہ دیا ہے اور مسلسل ہمارے اوپر پورا اعتماد کیا۔ اگر ہمارا منافع کم ہوا تو ہم نے کچھ کم تحفہ دیا، زیادہ ہوا تو زیادہ خوشی سے قبول کیا مگر سودی کاروبار پھر نہیں ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کفیل بن جاتا ہے، رستے نکال لیتا ہے۔ اس لئے یہ بہانے نہ بناؤ کہ ہم بددیانتی پہ مجبور ہیں۔ ہر احمدی مسلمان کو بددیانتی کے خلاف مستعد ہو جانا چاہئے۔ جو روزمرہ کے اپنے اموال میں بددیانتی نہیں کرے گا اس کے بھائی کو بھی پھر اس سے خطرہ نہیں ہوگا۔ آج جو بعض شکایتیں آتی ہیں اور بڑی بھاری تعداد شکایتوں کی وہ ہے جو مالی لین دین کی خرابی سے تعلق رکھتی ہے ان سے جماعت کو نجات ملے گی۔ اور اگر ایک انسان اپنے ذاتی معاملات میں جو عام تجارتی کاروبار ہیں ان میں دیانت داری کے لئے محنت کرتا ہے تو نفسیاتی لحاظ سے اس کے لئے ناممکن ہے کہ حیلے تراش کر، کسی بھائی کے پیسے پر نظر رکھ کر اسے دھوکہ دینے کی کوشش کرے۔

تو اس اعلیٰ معیار تقویٰ پر قائم ہوں تو جماعت کو بہت سے جھمیلوں سے نجات ملے گی۔ اور ایسی جماعت جو خدا کی خاطر تقویٰ پر اور دیانت پر قائم ہو اس کے اموال میں لازماً برکت دی جاتی ہے۔ آگے جو بڑے بڑے کام درپیش ہیں ان کے لئے آپ حیران ہو جائیں گے کس طرح خدا تعالیٰ غیب سے، اپنے فضل سے روپے مہیا کرتا چلا جائے گا جیسا کہ اب کر بھی رہا ہے مگر اپنی دیانت کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی اقتباس اور باقی حوالے انشاء اللہ اگلے جمعے میں پیش کروں گا۔

بقیہ: ـــــ مسٹر جومو کنیاٹا ـــــ

عظیم لیڈر کو عزت و آبرو کے ساتھ رہائی ملی ہے۔ عزت و احترام کے ساتھ نظر بندی سے زندہ واپس آئے ہیں۔ آپ اگر خلوص سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کریں گے تو مزید برکات کے آپ وارث ہونگے۔

اس مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر مشتمل کتاب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریر فرمودہ ہے اور انگریزی میں چھپ چکی ہے کنیاٹا صاحب کو بطور تحفہ پیش کی۔ کنیاٹا صاحب نے خاص عقیدت سے اسے لیا اور کہا مجھے اس قسم کی کتاب کی خاص ضرورت تھی۔ جس میں اسلام کے عظیم نبی کے حالات زندگی اور سیرت کا بیان ہو۔ آپ نے اچھا کیا جو یہ کتاب مجھے دی ہے۔ اس کے لئے ممنون ہوں۔ اس مختصر گفتگو کے بعد خاکسار نے کنیاٹا صاحب سے کہا میں خلوت میں آپ سے الگ دو ایک ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر کنیاٹا صاحب اپنے مکان کے بیڈروم میں مجھے لے گئے۔ ہم دونوں ان کے بیڈ پر بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کی کمر میں ہاتھ ڈال کر حسب ذیل گفتگو شروع ہوئی۔

خاکسار: مسٹر جومو! مجھے بہت خوشی اور مسرت ہوئی آپ کے اس انداز میں قید و بند سے رہا ہونے پر۔ جس عزت اور وقار سے آپ کی رہائی ہوئی ہے آپ خدا تعالیٰ کا خاص شکر ادا کریں۔

جومو: شیخ صاحب! آپ کا بہت ہی ممنون ہوں۔ جیل کے دنوں میں بھی آپ کی جماعت کے احباب ڈاکٹر نذیر اور منیر ملتے رہے۔ میرا خاص خیال رکھا۔ آپ کی مبارک باد اور جماعت کی نیک خواہشات کا شکر گزار ہوں۔

خاکسار: مسٹر جومو! کیا آپ کو توقع تھی کہ آپ اس انداز میں رہا ہونگے؟ جومو: ہر گز نہیں

خاکسار: کسی کو بھی نہ تھی۔ لیکن جو کچھ آپ سے اس وقت سلوک ہو رہا ہے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی آپ کے بارہ میں خاص منشاء ہے۔ آپ کو خاص عزت و احترام کا منصب ملنے والا ہے۔

جومو: آپ کا سلوک ہم سے ہمدردانہ رہا ہے۔ آپ کا یہاں آنا بھی اور کتاب کا تحفہ پیش کرنا میرے لئے باعث فخر ہے۔

خاکسار: مسٹر جومو! اس وقت خاص بات جو آپ سے کہنے کے لئے اس خلوت میں آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس خاص فضل و کرم سے آپ کو نئی زندگی اور عزت و احترام سے نوازا ہے اور جس قسم کی Respect حکومت وقت اس وقت آپ کو پیش کر رہی ہے آپ وعدہ کریں کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بغیر کسی امتیاز کے، بغیر کسی رنگ و نسل اور قومیت کے فرق کے ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کریں گے اور حسن سلوک کا رویہ اختیار کریں گے جبکہ آپ کو ایک خاص عزت کا منصب ملے گا۔

جومو: (اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کنیاٹا صاحب نے کہا) ڈیئر شیخ میں وعدہ کرتا ہوں کہ بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کروں گا۔ قومیت رنگ و نسل کے تفرقہ کی وجہ سے ہر گز ہر گز معاملات کو نہ دیکھوں گا۔ بلا تفریق ہر ایک کے ساتھ انسانیت کے احترام کے جذبہ سے کارروائی کروں گا۔

اس گفتگو اور عہد و پیمان کے اختتام پر خاکسار نے اسے دعا دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ اور اس کے بیڈروم سے اٹھ کر باہر آ گئے۔ اور اس کے گاؤں سے رخصت ہو کر واپس نیروبی روانہ ہوئے۔

بعد کے حالات بتاتے ہیں کہ حتی المقدور کنیاٹا صاحب نے جب وہ کینیا کے مقتدر سربراہ بنے تو انہوں نے اپنے عہد اور وعدہ کا پاس کیا۔ ارد گرد کے ممالک میں جبکہ آزادی کے بعد قتل و غارت کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے. لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ بدسلوکی غیر افریقن سے ہو رہی تھی۔ کینیا اس وقت بہت حد تک محفوظ رہا اور ہر لحاظ سے نسبتاً امن رہا۔ چند سال پہلے کی بات ہے خاکسار کو نیروبی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر جانا پڑا۔ پرانے افریقن دوستوں سے ملنے کا موقع ملا۔ ان میں سے بعض اب وزراء بھی تھے اور حکومتی کابینہ کے ممبر۔ ان میں سے ایک مسٹر نیاگا جو اس وقت منسٹر آف ڈویلپمنٹ اینڈ واٹر (Developement & Water) تھے خاکسار کے ساتھ قیام نیروبی کے زمانہ سے خاص تعلق تھا اور گھروں میں بھی آنا جانا تھا بہت تپاک سے ملے اور گلے لگایا۔ باتوں باتوں میں خاکسار نے ان سے کنیاٹا صاحب سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا جس کی تفصیل اوپر درج کر آیا ہوں تو مسٹر نیاگا فوراً بولے کنیاٹا صاحب نے اس وعدہ کا خاص خیال رکھا۔ انہیں اس عہد کا پاس رہا۔ حکومت سنبھالنے کے بعد اپنی سب سے اہم اور پالیسی تقریر میں جو نیروبی سے یک صد میل کے فاصلے پر نکورو شہر میں کی، جو خاص انگریز فارمز کا گڑھ تھا اور کینیا فارمز ایسوسی ایشن کا مرکز تھا۔ بہت بڑی اس شہر میں یہ میٹنگ تھی۔ بڑی کثرت سے انگریز فارمز دوسرے لوگ شریک ہوئے۔ خاص طور پر یہ میٹنگ کنیاٹا صاحب نے بلائی تھی۔ لوگوں میں سخت گھبراہٹ بھی تھی بالخصوص انگریز فارمز میں آج ان کا حشر کا دن ہو گا یہ سمجھ بیٹھے تھے۔ کنیاٹا صاحب بھی فضا کو دیکھ کر اس صورت حال کو محسوس کر رہے تھے۔ چنانچہ تقریر کی ابتداء میں اس احساس کا انہوں نے ذکر بھی کیا۔ لیکن بڑی وضاحت سے اور کھل کر کہا کہ آج آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ اپنی حکومت کی پالیسی سے آپ کو آگاہ کروں۔ آپ لوگ پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار میں مشغول رہو۔ آپ کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک غیر افریقن ہونے کی وجہ سے خلاف انسانیت نہیں کیا جائے گا جس سے آپ کو یا آپ کے کاروبار کو کسی قسم کا نقصان پہنچے۔ لیکن آپ سب کو افریقن کی بھلائی اور بہبود کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔ آپ بے فکر ہو کر اپنے کام کریں۔

اس اعلان پر خوشی و مسرت کا غیر معمولی اظہار ہوا اور نعرے لگانے لگ گئے۔ اور ہر قوم و نسل، انگریز، غیر انگریز، افریقن، غیر افریقن نے راحت و سکون کا سانس لیا اور ایک خاص اطمینان سے رخصت ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان اور اس کا خاص کرم ہے احمدیت کی برکت سے سلسلہ احمدیہ کے ایک ادنیٰ خادم کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ ملک کا سربراہ بننے والے کو قبل از وقت جسے اپنے ملک کی حکومت کی عظیم ذمہ داری سپرد ہونے والی تھی ہر انسان کے ساتھ ہر قوم کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی خاص تاکیدی نصیحت کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عاجز کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کینیا اور مشرقی افریقہ کے دوسرے ممالک کو اپنی خاص برکات سے نوازے۔ اس علاقہ کے لوگوں میں نرمی ہے، وفاداری کا جذبہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبہ کے بدلے روحانی ترقیات سے نوازے اور دنیاوی ترقیات سے بھی۔ امن و سلامتی کی راہ پر ان کو چلنے کی توفیق دے۔ آزادی ان کا حق تھا۔ خدائی تقدیر نے ان کو اٹھایا۔ خدا کرے اچھے طریق کار کر اپنا کر آزادی کی نعمت کو برقرار رکھیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام نے اپنے قیام سے برکت بخشی ہے۔

بقیہ:

انشاء پردازی میں معجز نمائی

(امۃ الباری ناصر۔ کراچی)

”انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے ابلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔ ان کے کلماتِ قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ ان کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفات روحانی میں مبتلا پاکر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے یا حجج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رفع فرماتے تھے اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے۔ سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور ان کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ بابِ تقریر کھلا رہتا ہے۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن مطبوعہ لندن، جلد سوم صفحہ ۱۶، ۱۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؑ کے طرزِ تحریر کے متعلق رقم فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعودؑ کا طرز تحریر بالکل جداگانہ ہے اس کے اندر اتنی روانی اور سلاست پائی جاتی ہے کہ وہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جس سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے اس کے اندر ایک ایسی جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جا رہی ہیں۔“

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۳۱ء)

تاریخ ادبیات اردو میں کہیں دبستان دلی کا تذکرہ ہے تو کہیں دبستانِ لکھنؤ کا۔ ہر علاقے کا اپنا انداز ہے مگر مستقبل کا ایک ہی انداز ہوگا اور ایک ہی دبستان اور وہ ہے ”دبستانِ قادیان“۔ کیونکہ یہی منشائے الٰہی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعودؑ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اردو میں شامل ہو کر رہیں گے کیونکہ اب اردو کے حامل احمدی ہوں گے یا یہ کہ اردو کے حامل احمدی ہو جائیں گے۔ زمانہ خود اردو زبان کو اس طرف لے جا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو الفاظ استعمال کئے وہ اردو کے سمجھے جائیں گے . . . . ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔“

(الفضل ۷ اگست ۱۹۳۳ء)

آپ نے اردو زبان میں رائج الفاظ میں نئی معنویت پیدا کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے استعمال میں آنے سے عام الفاظ وسیع المطالب ہو گئے ہیں۔ آنحضورؐ کے لئے القاب محسنِ انسانیت، شاہِ دیں، تاجِ مرسلین، پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار آپ کے رائج کردہ ہیں۔ آپ نے اردو کو انگریزی، عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور پنجابی الفاظ عطا کئے اور اس بے تکلفی اور روانی سے کہ گویا نگینوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں اور حسن و معنی میں اضافہ کرتے ہیں۔

آپ کے علمِ کلام کا اثر تسلیم شدہ ہے۔ دلائل کے ذخائر پیش فرما کر ہر مذہب کے مقابلے پر دینِ اسلام کی برتری ثابت فرمائی۔ ہمارے ہاتھوں میں ایسے ہتھیار تھما دیئے جن کی مدد سے آپ کا فرقہ علم و عمل کے میدان میں ناقابلِ شکست ہے۔ ابھی سو سال گزرے ہیں اللہ کی مدد سے کئی سو سال گزریں گے اور دنیا دیکھے گی کہ یہ روحانی خزائن ہر طالب کے دامن کو جواہرات سے بھرتے رہیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ ہم ان سے ایسا فائدہ اٹھائیں جیسا کہ حق ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۶)

گزشتہ کلاسز میں پڑھائی جانے والی بعض ادویہ کا مختصر تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۷ جولائی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۱۷ جولائی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کی گزشتہ کلاسز میں پڑھائی جانے والی بعض ادویہ کا مختصر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگر سرجیکل شاکز سے گردے فیل ہو جائیں تو کاسٹیکم بہت مفید دوا ہے۔ کاسٹیکم کے ساتھ اگر آرنیکا بھی ملا دیا جائے تو بہت اچھا کام کرتی ہے۔

اچانک Colaps ہونے میں کاربوویج (Carboveg) اور ایکسیڈنٹ میں ایکونائٹ (Acconite) اور آرنیکا (Arnica) ملا کر دیں اور اس کے علاوہ کاربوویج اگر ایک دم ساری طاقت ڈوبتی محسوس ہو تو مفید ہے۔ اگر چھوٹی عمر میں بڑی عمر آ جائے تو برائیٹا کارب اور برائیٹا میور دونوں زیادہ تر مفید ہیں۔

آپریشن کے بعد جو پیٹ میں ہوائیں ہوتی ہیں ان کے لئے کاربوویج تجویز کی گئی ہے۔ بعض بہت Low دیتے ہیں، ۳ × وغیرہ اور بعض ۶ پوٹینسی سے لے کر ۲۰۰ تک مختلف تجربے بتاتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ چھوٹی پوٹینسی سے شروع کر کے اگر فائدہ نہ ہو تو اسے آگے بڑھا دیا جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ ہر مریض میں ایک ہی پوٹینسی کام نہیں کرتی۔ مختلف مریض مختلف پوٹینسیاں چاہتے ہیں۔ اگر بالعموم حساس مزاج کا ہو اس کو اگر آپ سونے کے لئے ۲۰۰ میں نکس وامیکا دیں تو اس کی نیند بالکل ہی اڑ جاتی ہے۔ اور جو مزاج کے روزمرہ کے نسبتاً اکھڑ ہوں، زیادہ سخت اعصاب کے ہوں ان کو ۳۰ کام نہیں کرتی، ان کو ۲۰۰ میں دیں تو کام کرتی ہے۔ انہیں زیادہ گہرا Message دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ ایسے مریضوں میں میں نے دیکھا ہے کہ ۳۰ دی تو ناکام ہوئی، ۲۰۰ دی تو فائدہ ہو گیا۔ تو ہومیو پیتھی پوٹینسی جو ہے بہت ہی Delicate معاملہ ہے۔ اس کو بڑے غور سے استعمال کرنا چاہئے۔

میرے نزدیک یہ ضروری نہیں کہ آپریشن کے بعد پیٹ کی ہوا میں کاربوویج کام کرے۔ بعض کو میں نے دے کر دیکھی ہے بالکل کام نہیں کیا۔ اس کے بجائے نکس وامیکا نے کام کیا ہے۔

عام طور پر ہوا کے تعلق میں تین دوائیں نمایاں طور پر ملیں گی۔ چائنا، لائیکوپوڈیم اور کاربوویج اور اس کا آسان فارمولہ ٹوٹکے کے طور پر آپ کو ہومیو پیتھک کتابوں میں یہ ملے گا کہ اوپر دباؤ کاربوویج اور نیچے دباؤ لائیکوپوڈیم اور سارے پیٹ میں چائنا۔ یہ ٹھیک نہیں۔ یہ فارمولا بہت کم کام کرتا ہے۔ کاربوویج کے ساتھ بالعموم بدبو ہونا بہت ضروری ہے۔ جسم کے اندر یا ورمز ہیں یا کوئی اور چیزیں وہ کام کر رہی ہیں اس کی وجہ سے متعفن ہوا پیدا ہوتی ہے۔ یہ پہچان ایسی ہے جو نسبتاً زیادہ مؤثر اور زیادہ کار آمد ہے۔ دوسرے چائنا کی جو پہچان ہے بغیر بدبو کے ہوا اور سارے پیٹ میں گڑ بڑ کرے۔ یہ دراصل ملیریا کے بعد کی جو خشکی ہوتی ہے اس سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی خاص پہچان ہے کہ ہوا پھرتی رہتی ہے اور خشک سی انتڑیاں ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس میں چائنا کام فوری نہ بھی کرے تو رفتہ رفتہ اس مزاج کو بدل دے گی جو خشکی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

لائیکوپوڈیم دراصل جگر کی دوا ہے۔ اور لائیکوپوڈیم کی ایک حرکت ہے اس کی بیماریاں اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ اس وجہ سے جو پیٹ کی تکلیفیں ہیں وہ نیچے آ کر Settle ہو جاتی ہیں۔ اور دوسرا اس میں رخ ہے دائیں طرف سے بائیں طرف کا۔ تو محض چھوٹی چھوٹی علامتوں کو سطحی طور پر اکیلا اکیلا دیکھ کر آپ حقیقی معنوں میں ہومیو پیتھی علاج نہیں کر سکتے۔ مزاج سمجھ لیں تو اس کے نتائج میں سے بعض دفعہ ایک نتیجہ ان علامتوں میں سے مطابقت کھا جائے گا۔ بعض دفعہ نہیں کھائے گا۔ بعض دفعہ مقامی طور پر نیچے کی طرف تکلیف ہوتی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ لائیکوپوڈیم ہی اثر کرے۔ لائیکوپوڈیم کی خاص علامت یہی ہے کہ اس کی حرکت اوپر سے نیچے کی طرف اور دائیں سے بائیں کی طرف ہے۔ اور جگر کی یہ ایک چوٹی کی دوا ہے۔ اگر جگر مرکز ہو تکلیفوں کا اور وہ تکلیفیں انتڑیوں سے ہوتی ہوئی بالآخر نچلے حصے میں آ کر جمع ہو جائیں۔ یہ عموماً عارضی طور پر نہیں ہوا کرتا بلکہ ایک نسبتاً لمبے عرصے کی بیماری کے نتیجے میں یہ علامت پیدا ہوتی ہے۔

کولوفائیلم کے متعلق یہ کہتا ہے کہ اگر ایسی مریضائیں جن کے متعلق یا Abortion کے مسئلے ہوں یا برتھ میں Difficulties پہلے معلوم ہوں ان کو کولوفائیلم پہلے کچھ عرصہ کھلائی جائے تو دونوں خطرات کے خلاف بہت اچھا کام کرتی ہے۔ اور مریضائیں جن کو کولوفائیلم کچھ عرصہ کھلائی جائیں ان کی Child Birth آسان ہو جاتی ہے۔ چائلڈ برتھ کو آسان کرنے کا ٹیکسالی کا جو فارمولہ ہے وہ پلسٹیلا ہے۔ آرنیکا تو ویسے ہی دینا چاہئے۔ ہر چائلڈ برتھ سے ہفتہ دس دن پہلے اونچی طاقت میں دیں اور پلسٹیلا دردوں کو لیٹ کر دیتی ہے۔ اس میں اچھا اثر دکھاتی ہے لیکن اگر دردیں زیادہ ہوں اور غلط ہوں تو پھر الگ الگ دوائیں ہیں۔ لیکن کولوفائیلم اگر علامتیں ظاہر نہ ہوئی ہوں، کچھ بھی نہیں پتہ کہ مریض کس طرح Behave کرے گا اسکو پہلے سے شروع کروا دیں۔

تو اس کے لئے فائدہ مند ہے۔ آواز بیٹھنے کی جو چوٹی کی دوا ہے جو اس نے تجویز کی ہے وہ ہے کاسٹیکم۔ یہ کہتا ہے کہ اگر پیشاب میں بلیڈر (Bladder) کے Muscles ٹائٹ ہو جاتے ہیں بعض دفعہ تو اس میں بھی کاسٹیکم ۲۰۰ میں ہی فائدہ دے گی۔ ہاں اگر فالج ہو تو اس میں ۱۰۰۰ میں Repeat کیا جا سکتا ہے۔ میں تو روزانہ ۱۰۰۰ کاسٹیکم دے دیتا ہوں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل آرام آ جاتا ہے۔ جرمنی سے ایک مریضہ نے مجھے لکھا کہ میں نے دن میں تین دفعہ ۱۰۰۰ استعمال کیا اور نقصان تو نہیں ہوا بلکہ جو فالج اسی سلسلے میں لمبے عرصہ سے ٹھہرا ہوا تھا وہ ۲۴ گھنٹے میں ٹھیک ہو گیا۔

بچوں کے دانت نکالنے کے موقعہ پر کیموميلا اور کلکیریا فلور کام آتی ہے۔ کیموميلا بچوں میں چڑچڑا پن کے لئے دیتے ہیں۔ چڑچڑا پن ایک عمومی علامت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کیموميلا دے دیتے ہیں۔ مگر اگر آپ چاہیں کہ بچہ ہنسی خوشی ٹھیک ٹھاک دانت نکالے، کم سے کم تکلیفیں ہوں تو اس کے لئے ایک فارمولہ (نسخہ) ہے۔ فیرم فاس + سلیشیا + کلکیریا فلور + میگ فاس یا کالی فاس۔ میگ فاس اگر درد ہو ورنہ کالی فاس۔ یہ اگر دینا شروع کر دیں تو شروع میں دو تین دن، دن میں تین دفعہ پھر ایک دفعہ کر دیں اور وہ زمانہ جس میں وہ دانت نکالتا ہے اس میں اگر مسلسل دیں تو بغیر کسی تکلیف کے بچہ آرام سے دانت نکال لیتا ہے۔ اور ایک دفعہ تکلیف شروع ہو جائے اور چڑچڑا پن آ جائے تو پھر کیموميلا کام کرتی ہے ورنہ نہیں کرتی۔ یہ کلکیریا فلور + فیرم فاس + سلیشیا + کالی فاس یہ نسخہ ہر قسم کی Inflamation کو بھی کم کرتا ہے۔ اس کی Groth کے لئے جو چیزیں ضروری ہین ان میں سلیشیا اور کلکیریا فلور ان کو یہ زیادہ مقدار میں Produce کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اکثر یہ نسخہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت کامیاب ہے اور شاذ ہی کسی اور چیز کی ضرورت پڑی ہو۔ یہ شروع کروا دیں تو آسانی سے دانتوں کے نکلنے کا زمانہ گرز جاتا ہے، بغیر تکلیف دیئے۔ ہاں اگر دانتوں کے شروع میں رنگ بگڑا ہوا ہو تو اس کے لئے اور دوائیں بھی ہیں مثلاً Staphysagaria ہے مثلاً مرک سال ہے۔ اس وقت اس کی مرض پہچان کر اس کی دوا دینی چاہئے لیکن سلیشیا خود کافی کور کرتی ہے ان چیزوں کو۔ اگر سلیشیا وقت پر مل جائے کلکیریا فلور کے ساتھ تو عموماً پھر ایسے دانت صحت مند ہی اگتے ہیں، کوئی خرابی نہیں دیکھی گئی۔

Sea Sickness کے لئے یا موٹر وغیرہ میں چلتے ہوئے Sickness کے لئے کاکولس (Cocculus) سے تعلق ہے۔ اور عمومی تعلق ایپی کاک (Ipecac) سے ہے۔ نکس وامیکا اچھی ہے متلی میں۔ یہ فارمولہ میں نے بنایا ہوا تھا متلی کا عمومی اور اکثر اچھا کام کرتا تھا۔ اس میں کاکولس + نکس وامیکا + ایپی کاک اور آرسینک یہ چیزیں تھیں۔ اگر یہ فیل کریں تو پھر دوسری چیزیں دیتا تھا۔ مگر میرا طریقہ یہ تھا ابھی بھی بچوں کو جو دیتا ہوں اور اس میں فائدہ ہوتا ہے۔ سفر سے پہلے اگر ایک گھنٹہ پہلے ایک خوراک دے دیں اور پھر سفر پر چلنے سے پہلے چند منٹ پہلے پھر ایک اور خوراک دے دیں۔ پھر گھنٹے دو گھنٹے کے بعد دہرا دیں تو بالعموم بالکل آرام سے سفر گزر جاتا ہے۔

اس سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ بچے کو نیند آ جاتی ہے بڑے کو بھی اور نیند کی وجہ سے متلی نہیں ہوتی۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ایسے مریض کو خواہ مخواہ جگایا نہ جائے۔ یہ نسخہ ہر قسم کے Travel Sickness کے لئے مفید ہے۔

انڈے سے اگر دست لگ جائیں تو چینینم آرس نسخہ ہے اور انڈے سے ویسے تکلیفیں ہوں تو کلکیریا کارب اونچی طاقت میں مفید ہے۔ جس کو انڈا ہضم نہ ہوتا ہو اور دوسری تکلیفیں ہوں تو اس کو بے شک کلکیریا کارب ایک لاکھ میں دے دیں اور انڈے کے علاوہ اور بھی جو چیزیں ہضم نہیں ہوتیں تھیں وہ ہضم ہونے لگ جاتی ہیں۔ نارمل ہو جاتی ہیں۔

Cholestrinum جو کولیسٹرول سے ہی بنی ہوئی ہے۔ یہ لمبا عرصہ ان مریضوں کو کھلایا ہے جن کو ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے اور رجحان ہو کہ دوبارہ Clotting ہوگی۔ کولسٹرینم جو کولیسٹرول سے ہی بنی ہوئی ہے یہ ۳۰ یا اونچی طاقت میں بہت مفید ہے۔ لمبا عرصہ کھلانی پڑتی ہے۔

بعض دفعہ جس طرح اپینڈے سائٹس ہے اس کے لئے اپینڈکس کا نسخہ چاہئے۔ فوری طور پر آئرس ٹینس اور آرنیکا اور برائیونیا یہ تین ملا کر دیں تو اپینڈکس کی علامتوں کو فوری طور پر قابو میں لاتا ہے۔ لیکن لمبا عرصہ نہیں چلے گا۔ دو تین دفعہ فائدے دے دے گا اس کے بعد اگر اپینڈکس کا علاج مستقل نہ ہو تو پھر یہ نہیں کام کرتا۔

تو ہومیو پیتھک دوائیں سرجری کا بدل تو نہیں مگر سرجری نہ ہونے کے نتیجے میں جو خطرات ہیں ان میں بہت سہارا بنتی ہیں۔ فوری سرجری مہیا نہ ہو، اس کا مکمل متبادل نہ ہونے کے باوجود اس کے خطرات کو کم کر دیتی ہے۔

سلیشیا C M کی ایک خوراک کان کے پردے کے سوراخ کے لئے بہترین دوائی ہے۔ سر میں اگر چوٹ لگے تو نیٹرم سلف ۱۰۰۰ اور آرنیکا ۱۰۰۰ یہ بہترین کمبی نیشن ہے میرے تجربے میں۔ لیکن اگر چوٹیں یا زخم زیادہ گہرے ہو چکے ہوں اور مسلسل بےہوشی ہو تو اس میں اوپیم (Opium) بہت ضروری ہے۔ فوری طور پر اوپیم دی جائے۔

درخواست دعا

مکرم و محترم الحاج ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر، نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کافی دنوں سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا ہرنیا کا آپریشن ہوا اور اب ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق انہیں یرقان اور جگر کی تشویشناک خرابی ہے اور اس وقت آپ ڈیٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

انشاء پردازی میں معجزنمائی

(امۃ الباری ناصر۔ کراچی)

قادیان کی دور افتادہ بستی میں ہر دم یادِ الٰہی میں غرق رہنے والے ایک اکتیس سالہ جوان نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا:

"احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟"

احمد کے دائیں ہاتھ میں ایک کتاب تھی جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو جاں بخش رس سے بھرپور میوہ بن گئی۔ جس کے اثر سے اسلام کی عروقِ مردہ میں حیاتِ تازہ کی نئی لہر دوڑانی مقدر تھی۔ یہ افاضہ علم اسی موجِ کوثر کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے دعائے ابراہیمی کے نتیجے میں جاری ہوئی تھی۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

حضرت مہدیؑ کے زمانے کے لئے کلام الٰہی میں پیشگوئی ہے کہ "مطبوعات کی کثرت ہوگی" (سورہ التکویر)۔ جہاد بالقلم کا زمانہ ہوگا۔ اس جہاد کے سپہ سالار کو اللہ تبارک تعالیٰ نے خود ہتھیاروں سے لیس کیا:

"اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار فرمایا"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۱)

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے صدق دل سے یہ سمجھا کہ یہ "یضع الحرب" کا زمانہ ہے اور آپ نے اپنی عمر عزیز قلم سے جہاد کے لئے وقف فرمادی۔ آپ اس عہد کے سب سے سرخرو انسان ہیں۔ آپ نے اپنی صلاحیتوں کا ہر مظہر تمام و کمال دینِ اسلام کی اشاعت اور سربلندی میں محو کردیا۔ لگن کہئے یا مقصد سے جنون کی حد تک عشق کہئے کلام الٰہی کے مطالعہ، عشق محمدؐ مصطفیٰ سے سرشاری اور مذہبی کتب میں استغراق اس عظیم انسان کو خاص نہج پر ڈال رہا تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا کام لینا تھا۔ آپ اسلام پر اعتراضات جمع کرتے، اخبارات کا مطالعہ فرماتے، مذہبی تہی دامنی پر کڑھتے ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اور کتابوں، کاغذوں کے انبار۔ علمائے وقت کو خطوط تحریر فرماتے، خود لفافوں میں ڈالتے، ٹکٹیں لگاتے، خود حوالہ ڈاک فرماتے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت تک یہ عالم تھا کہ اس کے پروف پڑھنے کے لئے اکیلے امرتسر تک جاتے اور اکیلے واپس تشریف لاتے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ تحریری جنگوں کے اس غازی سے کوئی واقف نہ تھا۔ ۲۵ اگست ۱۸۷۲ء میں بنگلور کے دس روزہ اخبار منشور محمدی میں آپ کی پہلی تحریر آپ کے نام سے شائع ہوئی۔ پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ مختلف اخبارات میں مضامین چھپنے سے تحریری مباحثوں کی صورت بھی نکلی علم کی خوشبو پھیلنے لگی یہ اتنی مسحورکن تھی کہ عالم دین کی حیثیت سے مذہبی حلقوں میں متعارف ہونے لگے آپ نے باقاعدہ کسی مکتب یا مدرسہ سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ فن تحریر سے آشنائی کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا تھا جسمانی صحت بھی شاندار نہ تھی بلکہ کئی مستقل عوارض میں مبتلا رہتے۔ گھریلو ماحول میں یکسوئی، خلوت اور ذہنی سکون میسر نہ تھا۔ جو اتنے بڑے کاموں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ آپ تھے اور اللہ پاک کی ذات تھی۔ دنیا تو مخالفوں اور دشمنوں سے بھری پڑی تھی۔ مسلمان، ہندو، آریہ، عیسائی، سکھ، کون تھا جس نے بڑھاوا دیا تھا۔ سب نے ایڑی سے چوٹی تک اپنی دانست میں گرانے کی کوشش کی تھی۔ آپ بالکل تنہا اور تہی دست پیغامِ اسلام کی اشاعت میں سرگرم تھے۔

خدا تعالیٰ کی حکمت محسوس کیجئے جہاد بالقلم کے لئے جتھے بندیوں کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایک گوشہ خلوت اور ایک رواں قلم سے دنیا کو فتح کرنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کرکے مخالفوں کو پست کیا جائے..... اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنسی اور علمی میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں ...... خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔

(ملفوظات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ ۵۹، ۶۰)

اس جری اللہ قلم کے دھنی نے براہینِ احمدیہ سے پیغامِ صلح تک تقریباً نوے کتب جو دس ہزار صفحوں پر مشتمل ہیں اپنے معجزنما قلم سے تحریر فرمائیں۔ بیس سے زائد کتب عربی میں محیرالعقول فصاحت و بلاغت کے ساتھ رقم فرمائیں۔ ہزارہا اشتہارات اور مکتوبات مشتہر فرمائے۔ عربی، فارسی اور اردو میں سچے موتیوں سے زیادہ پاک اور حسین اشعار کہے۔ ہر زبان میں وجد آفرین مجموعہ کلام ہے جو عارف باللہ کی قلبی کیفیت کا ترجمان ہے۔ یہ کارکثیر ایک عام انسان کے بس کا ہرگز نہیں ہے جب تک الٰہی تائید و نصرت شامل نہ ہو۔ آپ کے پیارے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے۔ اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب کو توڑنے اور مخلوق پرستی کے ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"

تحریر میں تاثیر ڈالنے کے خدائی سامانوں کا ذکر پڑھیئے:

"میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے۔

(۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور میں اس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اس تحریر میں کوئی مشقت اٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اٹھاکر اور بہت سا وقت لے کر ان مضامین کو میں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم۔

(۲) دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے۔ اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۵،۴۳۴)

اللہ پاک نے آپکو اپنی جناب سے قرآنی علوم سمجھائے تھے۔ یہی آپ کا مبلغ علم تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی روایت کے مطابق آپ اپنی ہر تصنیف سے پہلے ایک دفعہ قرآن کریم ختم کر لیتے (الفضل ۶ جنوری ۱۹۰۷ء)۔ اسلام کی تائید میں کتب ہوں یا خلاف آپ کی تحقیقی اور تنقیدی نظر سے کوئی نکتہ کم ہی اوجھل رہا۔ احمدی علمائے کرام آج تک زیادہ تر انہیں جواہر پاروں کو پیش کر رہے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کے کام میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ آپ کی حرم حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم فرماتی ہیں میں نے انہیں کم ہی آرام کرتے دیکھا آپ رات کو موم بتیوں کی روشنی میں کام کرنا پسند فرماتے، کاغذ کو حاشیے سے دوہرا کرکے ہلکا سا دباؤ ڈال لیتے۔ اکثر ٹہل ٹہل کر لکھتے کمرے کے دونوں طرف دواتیں رکھنے کا انتظام تھا۔ آپ لکھتے لکھتے قلم سیاہی میں ڈبوتے اور کام جاری رہتا۔ اب تو اشاعت کے لئے ایسی سہولتیں میسر آگئی ہیں جن کا اس وقت تصور بھی نہیں تھا مگر اس زمانے میں جو آسانیاں اللہ پاک نے پیدا فرمائی تھیں ان پر آپ اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا کرتے۔

اب ایک انتہائی حسین بیان پڑھئے سلطان القلم تحریر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانے پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہوگئے اور بری اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک ایسی شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہوسکے۔ سو اس وقت حسبِ منطوق آیت و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ (سورہ جمعہ:۴)۔ اور نیز حسبِ منطوق آیت قل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (الاعراف:۱۵۹)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبانِ مشترک ہوگئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبانِ حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرضِ اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمامِ حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جو جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوئے تھے۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن (مطبوعہ لندن) جلد ۱۷، صفحہ ۲۶۳،۲۶۲)

اسلوبِ تحریر میں معجز نمائی اس لحاظ سے بھی حیرت انگیز ہے کہ آپ ساری عمر حالت جنگ میں رہے۔ لوگوں کو حق شناس آنکھیں عطا کرنا آپ کی بعثت تھی۔ آپ ایک مسیحا کے سٹیج پر کھڑے کل عالم سے مخاطب تھے۔ خوبی یہ بھی ہے کہ آپ کا بیان، لب و لہجہ اور الفاظ کا انتخاب اپنے مخاطبین کی علمی حیثیت کے ساتھ بدلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ براہین احمدیہ میں مخاطب علمائے زمانہ تھے۔ جو کتب علماء کے زیر مطالعہ رہتیں عربی اور فارسی کی تھیں۔ ان کو بات سمجھانے کے لئے آپ کی زبان و بیان میں بھی عربی اور فارسی کی آمیزش زیادہ ہے۔ دینی اور قرآنی معارف و حقائق اور اسرار مع لوازم فصاحت و بلاغت جو آپ نے تحریر فرمائے وہ معنوی اور صوری دونوں لحاظ سے ان کے لئے پرکشش تھے۔ جوں جوں دائرہ کلام عامۃ الناس میں پھیلتا گیا آپ کی زبان سہل ہوتی گئی۔ آپ فرماتے ہیں:

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

کینیا کے پہلے سربراہ

مسٹر جوموکنیاٹا

(شیخ مبارک احمد - امریکہ)

جن دنوں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر تھے حکومت پاکستان کی درخواست پر آپ نے مشرقی افریقہ کے ممالک کا دورہ کیا۔ صومالیہ کے دورہ کے بعد آپ کینیا پہنچے۔ یہاں آپ کا چند دن کا قیام تھا۔ ان دنوں کینیا کی مکمل آزادی کے سلسلہ میں آخری مراحل کی انجام دہی کے سلسلہ میں سیاسی، قانونی اور مستقل آزادی کی باتیں ہو رہی تھیں۔ اندرونی محدود آزادی کینیا کو مل چکی تھی۔ گورنر انگریز تھا مسٹر میلکم میکڈانلڈ۔ تجربہ کار آفیسر اور گول میز کانفرنس کے زمانہ کے وزیر اعظم برطانیہ کا بیٹا تھا۔ جوموکنیاٹا قید و بند سے رہا ہو چکے تھے۔ اور ملکی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو کر پہلے وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز ہو کر اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔

افریقن لیڈروں سے حضرت چوہدری صاحب کی ملاقاتوں کا کسی قدر تذکرہ آپ کی خودنوشت سوانح تحدیث نعمت میں بھی ہے۔ مسٹر جوموکنیاٹا سے بھی خاص ملاقات ہوئی اور خاص گفتگو۔ اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب نے لکھا ہے:

"نیروبی میں قیام کے دوران جوموکنیاٹا کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ دوران گفتگو میں انہوں نے فرمایا جماعت احمدیہ یہاں بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ جب میں قید میں تھا ان کے نمائندگان مجھے جیل میں ملا کرتے تھے۔ مجھے انہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بھی دیا تھا جسے میں نے چار بار تو جیل میں پڑھا اور اب پانچویں بار پڑھ رہا ہوں۔ جب مجھے کسی مسئلہ کے متعلق اصولی ہدایت کی تلاش ہوتی ہے تو قرآن کریم سے میسر آ جاتی ہے"۔ (تحدیث نعمت صفحہ ۶۵۶)

حضرت چوہدری صاحب کی تحریر کردہ تفصیل میں ایک وضاحت بصورت تصحیح کی ضرورت ہے۔ مسٹر جوموکنیاٹا جن دنوں Maralal Detention Camp میں نظر بند تھے کسی قسم کا لٹریچر یا کتاب وغیرہ بھجوانے کی حکومت کی طرف سے سخت ممانعت تھی۔ ان دنوں میں "ماؤ ماؤ" (Mau Mau) تحریک زوروں پر تھی۔ ہزاروں افریقن قید کئے جا رہے تھے۔ ان کے سرکردہ لیڈروں کے خلاف مقدمات عدالتوں میں دائر تھے۔ انہیں سخت سزائیں دی جا رہی تھیں۔ مسٹر جوموکنیاٹا کے متعلق کینیا کی عدالت عالیہ کے ایک جج Thuker نے ان کے متعلق اپنے فیصلہ میں لکھا Man of Darkness & Death لیکن سزا سیاسی اور ملکی حالات کے پیش نظر صرف قید کی دی اور وہ بھی ایک خاردار کیمپ میں آبادی سے دور کے علاقہ میں جو غیر آباد تھا۔ نظربندی کے اس خاردار کیمپ کو باقاعدہ ایک ڈسٹرکٹ جیل قرار دیا گیا اور ایک ڈسٹرکٹ کمشنر کو نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا۔ کئی سال تک جوموکنیاٹا کو اس خاردار کیمپ میں رہنا پڑا۔

اس دوران حکومت نے ماؤ ماؤ کے قیدیوں کو بائبل بھجوانے کی اجازت دے رکھی تھی۔ خاکسار نے اس اطلاع پر حکومت سے پرزور درخواست کی کہ قرآن مجید جو سواحیلی زبان میں ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے قیدیوں میں اور جوموکنیاٹا کو بھجوانے کی بھی اجازت دی جائے۔ ابتداء میں حکومت کی طرف سے لیت و لعل کا سلسلہ کچھ عرصہ تک رہا۔ خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا اور حکومت کے متعلقہ ادارہ کو لکھتا رہا کہ قرآن کریم ہدایت کی کتاب ہے، اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ تہذیب اور امن و سلامتی اور قانون ملک کی فرمانبرداری کی تلقین کرتا ہے۔ ضروری حوالہ جات بھی قرآن کریم کی آیات مع ترجمہ حکومتی ادارہ کو بھجوائے جاتے رہے۔ اور اب ملکی افریقن زبان سواحیلی میں اس کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اگر بائبل قیدیوں کو دینے کی اجازت ہے تو کیوں قرآن کریم نہیں دیا جا سکتا۔ قرآن کریم بھی ایک مذہبی اور مقدس کتاب ہے۔ بالآخر لمبی خط و کتابت اور جدوجہد کے بعد حکومت نے ہماری درخواست کو منظور کرتے ہوئے اجازت دے دی۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ براہ راست احمدیہ مشن ماؤ ماؤ کے قیدیوں کو نہ بھجوائے۔ قرآن کریم کی جتنی تعداد مشن بھجوانا چاہے حکومت کے متعلقہ ادارے کے سپرد کر دے۔ حکومتی ادارہ ضروری تحقیق کے بعد قیدیوں میں تقسیم کر دینے کا انتظام کر دے گا۔

حکومت کی طرف سے جو ہمیں یہ خوش آئند اطلاع ملی فوری طور پر بہت سے نسخے قیدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے مشن کی طرف سے بھجوائے گئے۔ یہ امر موجب اطمینان ہوا کہ حکومت نے حسب وعدہ قیدیوں میں قرآن کریم کے جملہ نسخے تقسیم کر دئے۔ اور قیدیوں نے جو سارا دن کی مشقتوں کے بعد آرام کی گھڑیاں پاتے اور دیگر فرصت کے اوقات، ان میں قرآن کریم اب جس کا ترجمہ ان کی زبان میں تھا بڑے شوق سے پڑھتے رہے۔ خوبصورت طباعت، اعلیٰ کاغذ اور عمدہ جلد والا نسخہ ان کے ہاتھ میں ہوتا، توجہ سے دل لگا کر پڑھنے کا شوق ان میں پیدا ہوا۔ بفضل خدا غیر معمولی اثر ہوا اور متعدد عیسائی قیدی مسلمان ہو گئے۔ ان کے خطوط اور تاثرات ہمیں ملنے شروع ہو گئے جن کا تفصیلی ذکر اس وقت سواحیلی رسالہ Mapenzi ya Mungu اور انگریزی اخبار East African Times میں جو جماعت کی طرف سے شائع ہوتے تھے، چھپتے رہے۔

مسٹر جوموکنیاٹا کو خاص آرٹ کاغذ پر طبع شدہ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ سبز رنگ کے چمڑے کی جلد والا بھجوایا گیا۔ تحفہ کی غرض سے خاکسار نے یکصد نسخے آرٹ پیپر پر طبع کروائے تھے۔ اور خاص خوبصورت انداز میں ان نسخوں کی جلد تیار کروائی تھی۔ یہ خاص نسخہ حکومت کی معرفت مسٹر جوموکنیاٹا کو بھجوایا گیا۔ (انگریزی ترجمہ والا قرآن کریم نہیں تھا بلکہ سواحیلی ترجمہ والا قرآن کریم تھا) جس کا ذکر مسٹر جوموکنیاٹا نے رہائی کے بعد متعدد مرتبہ اپنی تقریروں میں کیا جو کینیا کے مختلف شہروں میں انہوں نے کیں۔ اور خاص طور پر ان تقریروں میں انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن کریم کئی بار پڑھا ہے اور اب بھی زیر مطالعہ ہے۔ اور یہ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی ہمیں خاص قدر کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی اپنی سکیم ہوتی ہے۔ اس کیمپ میں جس میں مسٹر جوموکنیاٹا قید تھے. ڈسٹرکٹ کمشنر کے کلرک ایک احمدی نوجوان چوہدری منیر احمد صاحب مقرر ہوئے۔ ان کے بڑے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم لمبا عرصہ جماعت احمدیہ نیروبی کے جنرل سیکرٹری رہے۔ یہ دونوں بھائی بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ چوہدری منیر احمد صاحب ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے تبدیل ہو کر اس کیمپ میں کلرک مقرر ہو گئے اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کیمپ کے لئے جو ڈاکٹر مقرر ہوئے وہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تھے جو حضرت سردار عبدالرحمان صاحبؓ کے بڑے بیٹے تھے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بہت مخلص، فدائی اور تبلیغ کے لئے اپنے بزرگ باپ کی طرح خاص جذبہ رکھتے تھے۔ مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ اور ایتھوپیا وغیرہ علاقوں میں بھی کچھ کچھ عرصہ رہے۔ جب وہ کینیا میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے تو ان کو اس کیمپ کا میڈیکل آفیسر مقرر کیا گیا۔ گویا دو احمدی اس کیمپ میں اہم ذمہ داری کے عہدوں پر مقرر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان! خاکسار نے ان دونوں احباب کے نام جماعتی رسائل سواحیلی و انگریزی اور دیگر لٹریچر بھجوانا شروع کر دیا۔ اس تاکید کے ساتھ کہ جو نظر بند ہیں اور قید ہیں حکومت کے قانون اور ہدایت کی رو سے انہیں یہ رسائل اور لٹریچر نہیں دینا۔ انہیں خود بھی قانوناً پابندی کرنی ضروری تھی۔ قید و بند میں جو ہیں ان سے اس قسم کے مراسم نہ رکھیں جو ان کے لئے اور قیدیوں کے لئے مزید پریشانی کا باعث ہوں۔ یہ بھی سمجھا دیا کہ ان رسائل کو کھول کر اپنی میز پر رکھ دیا کریں۔ کیمپ تو ایک کھلا خاردار کیمپ تھا، ملنے جلنے والا ان قیدیوں کو اور کوئی نہ تھا سوائے ان کارندوں کے جو کیمپ میں سرکاری ملازم تھے۔ مسٹر جوموکنیاٹا مختلف اوقات میں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے پاس آ کر بیٹھتا۔ کبھی مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کے پاس گپ شپ ہوتی۔ کھلے رسائل دیکھتا جو میز پر پڑے ہوتے تو پڑھنا شروع کر دیتا۔ یہ افسر لوگ اپنے کام میں مشغول رہتے۔ بفضل خدا یہ سلسلہ لگاتار جاری رہا۔ اپنے کمرہ میں واپس جاتا تو قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ جو پہلی مرتبہ اس کی ملکی زبان میں شائع ہوا تھا خاص دلچسپی سے پڑھتا اور اپنا زیادہ وقت پڑھنے میں گزارتا۔ یا کارندوں کے پاس آ کر کچھ وقت گزارتا۔ (حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحبؓ کو سہو ہوا ہے اسے انگریزی ترجمہ قرآن مجید نہ دیا گیا اور نہ ہی اس نے انگریزی ترجمہ پڑھا)۔ ایک خاص واقعہ دلچسپ اس سلسلہ میں جو قابل ذکر ہے اور اس کا لکھنا ضروری ہے۔

انگریزی حکومت نے انجام کار کئی سال کی قید و بند کے بعد مسٹر جوموکنیاٹا کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا بلکہ عزت و احترام کے ساتھ رہا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس غرض کے لئے اخبارات کے نمائندوں کو، مختلف تنظیموں کے وفود اور لیڈروں کو اس سے ملنے کی اجازت دی کہ اس کے خیالات معلوم کریں اور آئندہ کے بارہ میں اس کے ارادوں اور پروگراموں کے تعلق میں سوالات کریں تا اس کے منصوبوں سے واقفیت حاصل ہو۔ اخبارات میں یہ انٹرویو اور ملاقاتیں اور متعلقہ تفاصیل چھپنی شروع ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں نیروبی کی مسلم ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا کہ ان کا وفد بھی مسٹر جوموکنیاٹا سے ملے۔ چنانچہ اسماعیلیہ کمیونٹی ایسٹ افریقہ کے صدر سر ایبو پیر بھائی. خواجہ ظفر دین ممبر اسمبلی. ڈاکٹر یوسف اعراج ان تینوں معززین کا وفد حکومت کی اجازت سے مسٹر جوموکنیاٹا کو ملنے مارالال کیمپ گیا اور اپنے ساتھ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ جو مسٹر عبداللہ یوسف علی نے کیا ہے اس کا مجلد نسخہ ساتھ لے گئے اس ارادہ سے کہ بطور تحفہ پیش کریں گے۔ ایسی سب ملاقاتیں ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں ہوتی تھیں یا ان کے کسی نمائندہ کی موجودگی میں۔ اس وفد نے انگریزی ترجمۃ القرآن پیش کرنے کی بات کی تو مسٹر جوموکنیاٹا نے کہا ٹھہریں، ٹھہریں، اپنے کمرہ میں گیا اور سواحیلی کا ترجمۃ القرآن سبز چمڑے کی جلد والا اٹھا کر لایا۔ انہیں دکھایا وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ ترجمہ سواحیلی قرآن کریم کا کئی بار پڑھا ہے۔ انگریزی ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس طرح وفد کا شکریہ تو ادا کیا لیکن انگریزی ترجمہ والا قرآن لینے کی ضرورت نہ سمجھی۔

مسٹر جوموکنیاٹا کے ذکر کے سلسلہ میں کچھ مزید بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ جب یہ رہا ہوئے تو ہزاروں افریقن اور دوسری اقوام کے نمائندے انہیں ان کے گاؤں ملنے گئے اور لگاتار جاتے رہے۔ خاکسار بھی دو تین دوستوں کے ساتھ ملنے گیا۔ ایک ہجوم تھا۔ جس طرح گزشتہ دنوں ساؤتھ افریقہ کے لیڈر منڈیلا کے ملنے کے لئے ہجوم تھا۔ خاکسار کی مسٹر جوموکنیاٹا سے ۳۵۔۱۹۳۶ء سے واقفیت تھی اور ملنا جلنا۔ نیروبی کے Blueroom میں کافی کی پیالی پر بھی ہم ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ اس کے گاؤں میں جا کر بھی اسے ملتا۔ اس نے مشن سکولوں کے مقابلے میں انڈی پینڈنٹ (Indipendent) سکول کھول رکھے تھے۔ بعض اوقات اپنے گاؤں کے سکول میں بھی خاکسار کو لے جاتا۔ اسلام پر تقریر کرنے کا موقع بھی ملتا۔ اس پرانی واقفیت کی بنا پر جب اس کے رہا ہونے پر اسے ملنے گیا تو خاص تپاک سے ملا۔ سواحیلی ترجمہ قرآن کے پڑھنے اور نظر بندی کے دوران کیمپ میں احمدی کلرک اور احمدی ڈاکٹر کے باعث تعلقات میں مزید گہرائی پیدا ہو گئی تھی۔ اس موقع پر مبارک باد دینے کے لئے جب ہم گئے تو کنیاٹا صاحب نے مجھ سے خواہش کی کہ ہجوم جو انہیں ملنے اور مبارک باد دینے آ رہا ہے خاکسار ان سے خطاب کرے اور موقعہ کی مناسبت سے انہیں کوئی نصیحت کرے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے افریقن کے غیر معمولی عظیم ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے خاکسار نے انہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی کہ آپ کے قابل احترام اور

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ ۱۸۸۲ء میں سنور ریاست پٹیالہ میں حضرت محمد موسیٰ صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ نقشہ نویسی کی تعلیم حاصل کی اور پٹیالہ میں ملازم رہے۔ ۱۹۱۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر ۲۶ صحابہ کرام کی غیر مطبوعہ روایات آپؓ نے کتابی شکل میں شائع کیں۔ ایک کتاب "تجلی قدرت" میں آپکی مختصر سوانح بھی شامل ہے۔ آپؓ کا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۱۹ اگست ۹۶ء میں محترم عبدالحمید چودھری صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کے والدین کو حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ سے خاص الفت تھی اور وہ بھی ان سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ کو کسی کی بیعت کا شوق تھا۔ ۱۸۸۰ء میں اس مقصد کے لئے وہ اپنے ماموں مولوی محمد یوسف صاحب کے کہنے پر قادیان کیلئے روانہ ہوئے اور غلطی سے لدھیانہ کے قریب "قادیان" نامی گاؤں میں پہنچ گئے جہاں آپکو کوئی مطلوبہ آدمی نظر نہ آیا۔ کچھ عرصہ بعد آریوں کے خلاف حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب کا مضمون پڑھ کر مولوی یوسف صاحب نے آپکو قادیان ضلع گورداسپور جانے کا کہا چنانچہ آپؓ قادیان آکر حضورؑ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ ابھی بیعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا لیکن حضورؑ نے آپؓ کو دوست بنا لیا اور بشرط فرصت ملنے کی تاکید کی اور سنور تشریف لے جاکر ملنے کا وعدہ بھی فرمایا۔ ۱۸۸۴ء میں حضورؑ وعدہ ایفا فرمانے کے لئے پٹیالہ پہنچے اور وزیر محمد حسن خان صاحب کی بگھی میں سنور تشریف لے گئے۔ حضورؑ کے استقبال کے لئے بہت سے لوگ قصبہ سے باہر جمع تھے۔ حضورؑ نے بگھی کی کھڑکی کھول کر فرمایا کہ میاں عبداللہ کے مکان میں اس قدر احباب کو جانے کی دقت ہوگی اسلئے احباب یہیں مصافحہ کر لیں۔ سب سے پہلے دو سالہ قدرت اللہ سنوریؓ کو جو اپنے والد حضرت محمد موسیٰ صاحبؓ کی گود میں تھے، حضورؑ نے تھام کر مصافحہ فرمایا اور پیار کیا۔ بعد میں حضرت عبداللہ سنوری صاحبؓ کے مکان میں بھی اس بچے کو حضورؑ سے برکت اور دعائیں لینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ نے ۱۸۹۸ء میں بیعت کی۔ آپکی تبلیغ سے آپکی والدہ، دادا اور والد نے بھی جلد بیعت کرلی۔ آپکی زوجہ اول شادی کے چار سال بعد فوت ہوگئیں اور زوجہ ثانی کے بارے میں متعدد ڈاکٹروں اور حکیموں کی متفقہ رائے تھی کہ وہ اولاد سے محروم رہیں گی۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے جب ارتداد اختیار کیا تو حضرت مسیح موعودؑ کو مقابلہ کا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ "قدرت اللہ کے لئے بےشک دعا کریں اسکے اولاد نہیں ہوگی"۔ اس پر حضورؑ نے دعا کی اور آپکو لکھوایا "اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہاری اس قدر اولاد ہوگی کہ تم سنبھال نہ سکوگے"۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ۱۴ بچے عطا کئے جن میں سے ۵ کو وہ سنبھال نہ سکے اور باقی ۹ بچے خدا کے فضل سے زندہ رہے اور بڑھے پھولے۔

۱۹۳۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کو سندھ میں ناصر اسٹیٹ کا پہلا مینجر مقرر فرمایا۔ ۴۷ء تک آپؓ وہاں مقیم رہے، حضورؓ نے مجلس شوریٰ ۵۶ء میں آپکی دعاؤں سے فصل میں غیر معمولی برکت کا ذکر فرمایا۔ ۶۲ء میں آپؓ اپنے خرچ پر تربیتی مقاصد کیلئے مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔ پاکستان کے کئی شہروں کے بھی سفر کئے اور ۶۷ء میں انگلستان بھی تشریف لائے۔ ۱۹ نومبر ۶۸ء کو حضرت مولوی قدرت اللہ سنوریؓ صاحب وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

★ ★ ★

جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیسواں جلسہ سالانہ ۲۱ تا ۲۳ جون ۹۶ء منعقد ہوا جس میں ۱۳ ممالک سے ۶۵۰۰ افراد شامل ہوئے۔ حضور انور ۱۸ جون کو کینیڈا پہنچے اور متعدد مجالس عرفان اور تبلیغی پروگراموں میں شرکت فرمانے کے بعد ۲۵ جون کو امریکہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ اس دوران مجموعی طور پر ۲۱۲۹ افراد نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ جلسہ کا افتتاح ۲۱ جون کو حضور انور کے خطبہ کے ساتھ ہی ہوگیا تھا۔ MTA کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب دو طرفہ مواصلاتی رابطہ قائم ہوا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں سو سے زائد معزز مہمانوں میں میئر اور صوبائی اور وفاقی وزراء شامل تھے۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ محترم ہدایت اللہ ہادی صاحب اور جلسہ مستورات کی رپورٹ محترمہ طاہرہ ہادی صاحبہ کے قلم سے "احمدیہ گزٹ" اگست ۹۶ء میں شامل ہے۔

★ ★ ★

"احمدیہ گزٹ" میں محترم ڈاکٹر سلیم الرحمن صاحب کا ایک عمدہ مضمون "سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ" قسط وار جاری ہے۔ اگست کے شمارہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام کے مباحثہ لدھیانہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے جو انجام کار مولوی صاحب کی شکست اور انکی شہر بدری کی سزا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

★ ★ ★

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر افریقہ میں پہلا احمدیہ مرکز ۲۸ فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے انگلستان سے سالٹ پانڈ (غانا) پہنچ کر قائم فرمایا۔ ۱۸ مارچ کو فینٹی قوم کے چیف ھزاروں افراد کے ہمراہ احمدی ہوگئے۔ ۱۸ اپریل کو آپؓ نے لیگوس (نائجیریا) میں بھی احمدیہ مرکز کی بنیاد رکھ دی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر حضرت حکیم فضل الرحمان صاحبؓ لندن اور لیگوس سے ہوتے ہوئے ۱۳ مئی ۲۲ء کو سالٹ پانڈ پہنچے اور غانا مرکز کا چارج لیا۔ نائجیریا کا مرکز حضرت نیرؓ صاحب کے سپرد رہا لیکن چند ماہ بعد ہی کام کی زیادتی اور ناموافق آب و ہوا کی وجہ سے آپؓ شدید بیمار ہوگئے اور ۴ ماہ ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد ۲۱ جنوری ۲۳ء کو ڈاکٹری ہدایت کے مطابق واپس انگلستان بھجوادیئے گئے۔

روزنامہ "الفضل" ۲۰ اگست میں محترم عبدالحمید چودھری صاحب نے اپنے ماموں حضرت حکیم فضل الرحمان صاحبؓ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

آپؓ ۱۹۰۱ء میں فیض اللہ چک میں حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے جو حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے قبل بھی خدمت اقدسؑ میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضرت حکیم صاحبؓ نے تعلیم مکمل کی تو حضرت مصلح موعودؓ نے آپکو احمدیہ مرکز غانا کا انچارج مقرر فرمایا۔ آپکی روانگی سے قبل حضورؓ نے کئی نصائح فرمائیں مثلاً وہاں کی زبان سیکھیں، ہمیشہ چست رہیں، اخلاق کا خاص خیال رکھیں، افریقنوں سے محبت کریں اور کفایت مدنظر رکھیں، وغیرہ۔

حضرت حکیم صاحبؓ ستمبر ۲۹ء تک غانا مرکز کے انچارج رہے۔ اس عرصہ میں سالٹ پانڈ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی قائم کیا۔ اکتوبر ۲۹ء میں واپس قادیان پہنچے اور فروری ۳۳ء میں حضورؓ کے ارشاد پر نائیجیریا کیلئے روانہ ہوئے جہاں بعض لوگوں کے خودساختہ قانون کی بناء پر آپکو نہایت مخدوش حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ حتیٰ کہ ۲۰ مارچ ۳۷ء کو عدالتی فیصلہ کے بعد بھی ۳۹ء تک حالات مخدوش رہے۔ ۴۰ء میں حضورؓ کے ارشاد پر آپؓ نے جماعت کی تشکیل نو کی، تعلیم الاسلام سکول کے لئے سرکاری گرانٹ منظور کروائی، لیگوس میں مسجد اور مرکز تعمیر کروایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ تصنیف کی جو مغربی افریقہ کے سکولوں کے نصاب میں شامل رہی۔ افریقہ میں قیام کے دوران ہی آپکے والدین انتقال کر گئے۔

اکتوبر ۴۷ء میں حضرت حکیم صاحبؓ واپس وطن تشریف لائے اور چند سال تک بطور افسر لنگرخانہ خدمات انجام دیں۔ ۲۸ اگست ۵۵ء کو شدید بیماری کے بعد آپکی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ میں آپکی خدمات کا ذکر فرمایا۔ ۸۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بھی اپنے دورہ افریقہ سے واپس آکر خطبہ جمعہ میں حضرت حکیم صاحبؓ کے آج تک قائم نیک اثر کا نہایت محبت سے ذکر فرمایا۔

دنیائے مذاہب

چودھری خالد سیف اللہ خان

سڈنی کے چرچ کہتے ہیں ہمارا سبت ہفتے کے روز ہونا چاہیئے نہ کہ اتوار کو

سڈنی کے بعض چرچوں نے اکٹھے ہوکر یہ مہم شروع کی ہے کہ عیسائی بجائے اتوار کے ہفتہ کے روز سبت منایا کریں۔ اس طرح ہمارے اسلاف سے جو بدعتی غلطی سرزد ہوئی تھی اس کی تلافی ہو سکے گی۔ وہ کہتے ہیں ہماری خواہش ہے کہ تمام لوگ خدا کے قانون پر چلتے ہوئے ہفتہ کے روز سبت منایا کریں۔ جو چرچ اس تحریک میں شامل ہیں ان کے نام ہیں سونتھ ڈے ایڈوٹیسٹ سونتھ ڈے باپٹسٹس۔ یونائیٹڈ چرچ آف گاڈ۔

لیکن یونائیٹڈ چرچ کے مائیک باران کہتے ہیں کہ سترہ صدیوں سے چلے آنے والے طریق کو ختم کرنا، بالخصوص آجکل کے سیکولر لذت پسند تصورات کی موجودگی میں، ایک ناقابل حصول خواہش معلوم ہوتی ہے۔

اس کے بالمقابل سڈنی کے اینگلیکن چرچ نے ایک کمشن اس غرض کے لئے قائم کیا تھا کہ وہ پتہ کریں کہ سبت کے بارہ میں بائبل کے کیا احکام ہیں۔ انہوں نے چھ سال کے غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا کہ بائبل سے یہ کہیں معلوم نہیں ہوتا کہ سبت ہفتہ کے روز ہو یا اتوار کو۔ لہٰذا اتوار کو کوئی تقدس حاصل نہیں ہے۔ گویا کوئی بھی دن عبادت کے لئے مقرر کیا جاسکتا ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ سبت کے دن کے بارہ میں یہود میں اختلاف تھا جس کا فیصلہ خدا ہی قیامت کے روز کرے گا۔ چنانچہ فرمایا:

"سبت کا (وبال) انہی لوگوں پر ڈالا گیا تھا
جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا اور
تیرا رب اس امر کے متعلق جس میں وہ
اختلاف کرتے تھے یقیناً قیامت کے روز
فیصلہ کرے گا۔" (۱۶:۱۲۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا۔ یہود نے ہفتہ، نصاریٰ نے ایتوار سمجھ لیا" (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۵۱۷)

پس سبت کے طور پر اصل دن جمعہ ہی کا ہے۔ یہودیوں نے اختلاف کرکے ہفتہ بنالیا اور عیسائیوں نے اتوار کو۔ اور جبکہ ہفتہ اور اتوار دونوں کے بارہ میں بائبل سے سند نہیں ملتی تو کیا ہی اچھا ہو مسلمانوں کی طرح یہودی اور عیسائی بھی جمعہ کو بطور سبت یعنی عبادت کا دن قرار دے دیں۔

تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کے ۲۵ اکتوبر کے شمارہ میں دنیائے مذاہب کے تحت "پادریوں کے سیکنڈلوں کو روکنے کے لئے چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے نئے اخلاقی ضابطوں کے اعلان" کے مضمون میں سہواً یہ شائع ہوگیا ہے کہ کرسچین ہینڈ بک کے مطابق برطانوی چرچ تین ہزار روزانہ کے حساب سے اپنی ممبر شپ کھو رہا ہے۔ اصل میں مذکورہ تعداد تین ہزار ہفتہ وار ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

04/11/1996 - 13/11/1996

22 JUMADI UL THANI
Monday 4th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Khairiyan Vs Rabwah Vs Sheikhupura
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: - Documentary-On Sattelite Dish
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Khairiyan Vs Rabwah Vs Sheikhupura
07.00	Dars-ul-Quran (4 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1992
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi (saw) - Ghazva-i-Ohud mein Huzoor (saw) Ka Khulq-i-Azeem " , Written By : Mir Mehmud Ahmed Nasir - Part 1
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme- F/S 18.8.95
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.11.96
15.00	M.T.A. Sports- All Rabwah Football Tournament - Atfal -ul - Ahmadiyya : Dar ul Barkat Vs Dar-ul -Uloom
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit , Besteln "Handicraft"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV 4.11.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

23 JUMADI UL THANI
Tuesday 5th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - All Rabwah Football Tournament - Atfal -ul - Ahmadiyya : Dar ul Barkat Vs Dar-ul -Uloom
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme: Hijri Shamsi Calender
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV - (2.6.89) Fazl Mosque , London ,U.K
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.11.96
15.00	Medical Matters - " Diseases of Teeth Dr. Sultan A. Mobashir - Dr. Naseer Ahmad Khan (Part 2)
15.30	Seminar - Dawat Illalah - Speech by: Sayyed Ahmad Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Mehr Uber Jalsa 96 2) Lerne deine Religion Kenn
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.11.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

24 JUMADI UL THANI
Wednesday 6th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - " Diseases of Teeth ", Dr. Sultan A. Mobashir -Dr. Naseer Ahmad Khan (Part 2)
02.30	Seminar - Dawat Illalah - Speech by: Sayyed Ahmad Ali Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Speech by : Mir Mehmood Ahmad Nasir , "Islam's Invasion in Iran " (Part 2)
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme :
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 6.11.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 15
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Mehr uber Jalsa 96 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - Qeema Khichri
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih - 6.11.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

25 JUMADI UL THANI
Thursday 7th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 15 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 6.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - "Qeema Khichri " (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog - Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (a.s) - Hadhrat Qazi M. Abdullah
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 7.11.96
15.00	Quiz Progromme on Kasoof-o-Khasoof Atfal and Nasirat ul Ahmadiyya ,Lahore
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 13 (4.4.94)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Mehr Uber Jalsa 96 2)Ich zeig dir was - I am showing you something
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Kalam-e-Shair Bazaban-e-Shair - Mubarak Ahmed Abid and Ch. Shabbir Ahmed
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 7.11.96 (R)
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme

26 JUMADI UL THANI
Friday 8th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme on Kasoof-o-Khasoof Atfal and Nasirat ul Ahmadiyya , Lahore
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 13 (4.4.96) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 7.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Kalam-e-Shair Bazaban-e-Shair - Mubarak Ahmed Abid and Ch. Shabbir Ahmed (R)
09.15	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.15	Urdu Programme -Speeches Jalsa Salana Qadian : (1) "Ahmadiyyat in Bangladesh" by Mr Nooruddin , (2) Ahmadiyyat in Bradford" by Mr Abdul Bari Malik , (3) "Ahmadiyyat in Mauritiaus " by Maulvi Latif Rabbani
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 8.11.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 8.11.96
15.15	MTA Variety - Quiz Lajna - Farooqabad Vs Chak 98 Shamali
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 3)Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb

27 JUMADI UL THANI
Saturday 9th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz Lajna - Farooqabad Vs Chak 98 Shamali (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety : Third Educational Rally
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 8.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 8.11.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Interview : Mian Mohammad Ibrahim by Mr Yousuf Suhail
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Programme: Speech "Quaid-e-Azam Ka Pakistan Aur Mojooda Soorat - e-Hall " by Raja Ghalib Ahmed
11.00	Urdu Class
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.11.96
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Children's Workshop No.1
19.00	German Programme 1) Urdu Klass mit Hazoor
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.11.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

28 JUMADI UL THANI
Sunday 10th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Children's Workshop No.1 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV 9.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Children's Workshop No.1 (R)
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat By: B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Programme -" Mohabat -i-Rasool"
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session Organised by Majlis Ansarullah - Mahmood Hall , UK - 27.10.96
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 10.11.96
15.30	Around The Globe:-
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Q/A Session with Albanian-Bosnians - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Jalsa Salana Germany- 24.8.96 - (Part 1)
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Lahore Vs Rawalpindi Vs Mirpurkhas
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren 3) Mehr Uber Jalsa '96
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1993
21.30	Dars-ul-Quran (5 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese

29 JUMADI UL THANI
Monday 11th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Lahore Vs Rawalpindi Vs Mirpurkhas (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Inaugration of Washington Mosque ,U.S.A
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Lahore Vs Rawalpindi Vs Mirpurkhas (R)
07.00	Dars-ul-Quran (5 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1993
	Mir Mehmood A Nasir Sahib- Read by Fareed Ahmad Naveed (Part 2)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme -" A Closer Look", with Mrs Rozella Sutadi Sastra - An Ahmadi from the Philipines Origin
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.11.96
15.00	MTA Sports - All Rabwah Football Tournament - Dar un Nasr Vs Saddar
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme: - 1) Meeting with Hazoor
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.11.96 (R)
23..00	Learning Norwegian
23:30	Various Programme

30 JUMADI UL THANI
Tuesday 12th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - All Rabwah Football Tournament -Dar un Nasr Vs Saddar
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme : Maulana Naseem Saifi Say Aik Guftugu (Part 1)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosue. , London , UK - 9.6.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.11.96
15.00	Medical Matters: - Diseases of Teeth - Dr Sultan A Mobashir with Dr Naseer A Khan (Part 3)
15:30	Speech by: Mobashir Kahloon Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme: 1)Children Learn Namaz,Games and Fun
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.11.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

1 RAJAB
Wednesday 13th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters :- " Diseases of Teeth " - Dr Sultan A. Mobashir with Dr Naseer A Khan (Part 3)
02.30	Speech by : Mobashir Kahloon Sahib
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Program
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme : Maulana Naseem Saifi Say Aik Guftugu (Part 2)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 13.11.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 16
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme :1) Huzur auf dora - Huzoor's Tour 2) Poem (3) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Kabab and Halwa"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 13.11.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44.181.874.8344

The weekly Friday Sermon is translated into the following languages: Urdu 6.50 MHz, English 7.02 Mhz, Arabic 7.20 Mhz, Bangla 7.38 Mhz (or German).

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, November 8, 1996 No. 45

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

(۱) جنوری ۱۹۹۱ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۸ گھرانوں کے ۹۲۳ مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں۔ احباب کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ

الف۔ اگر وہ اس مبارک تحریک کے ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری ۱۹۹۱ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری ۱۹۹۱ء سے بنے اس کی ادئیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

ب۔ جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً یہ گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے جنوری ۱۹۹۱ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(۲) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمائیں

حضور انور کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ
دارالضیافت ربوہ)

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سالانہ جلسہ پر پابندی عائد کر دی گئی

(پریس ڈیسک): پاکستان سے اطلاع ملی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سالانہ جلسہ، جو مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۶ء (بروز جمعہ) جماعت احمدیہ کی مسجد واقعہ فاطمہ جناح روڈ میں منعقد ہو رہا تھا پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

تفصیلات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے جمعرات کو ایک ہنگامی پریس کانفرنس بلائی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر احمدیوں کو اس جلسہ کے انعقاد سے نہ روکا گیا اور احمدیوں کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی تو تمام تر حالات کی ذمہ داری انتظامیہ اور احمدیوں پر ہوگی۔

چنانچہ انتظامیہ نے شرپسند اور فتنہ انگیز ملاؤں کے ڈر سے احمدیوں کو ان کے بنیادی انسانی حق سے محروم کرتے ہوئے جلسہ پر پابندی لگا دی۔ بدنصیبی سے بہت دیر سے اس ملک میں یہ دستور بن گیا ہے کہ شریف النفس، امن پسند احمدیوں پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر کے ان پر ظلم روا رکھا جاتا ہے جبکہ فتنہ پرور ملاؤں کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں جلسے کریں، جلوس نکالیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ اور افتراء سے کام لیتے ہوئے اشتعال انگیز تقریریں کریں اور فساد پھیلائیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان شریر معاندوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے اللھم مزقھم کل ممزق کی دعا کریں کہ خدائے رحیم و کریم ان کے شر سے اس ملک کو نجات دے اور وہاں احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق جلد بحال ہوں۔

ضلع گوجرانوالہ پاکستان میں چھ احمدی احباب پر تبلیغ کے جرم میں مقدمہ۔

پولیس کے ایماء پر توہین رسالت کی دفعہ بڑھا دی گئی۔ گوجرانوالہ کے تین مربیان بھی مقدمہ میں ملوث کردیئے گئے۔

(پریس ڈیسک) پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق موضع ہرا تھانہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں چھ احمدی احباب کے خلاف مورخہ ۲۱ جولائی ۹۶ء کو زیر دفعہ ۲۹۸۔سی تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ایک مخالف سلسلہ ذوالفقار علی ولد شیر علی نے پولیس کے روبرو بیان کیا کہ "میں پرائمری سکول قادر آباد کالونی میں بطور ماسٹر ملازمت کرتا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں مسمیان محمد الٰہی ولد سردار، تصور الٰہی ولد محمد الٰہی، محمد خان ولد فتح دین، جاوید احمد ولد خلیل احمد اور اعجاز احمد ولد محمد حیات قوم چٹھہ ساکنان کوٹ ہرا اور ماسٹر مبشر احمد میانہ ساکن مدرسہ چٹھہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو آئے دن اپنے دین کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مورخہ ۲۸ جون ۹۶ء کو مندرجہ بالا اشخاص نے ایک تبلیغی مجلس محمد خاں کے گھر میں لگائی اور ٹیپو سلطان ولد محمد اسلم اور کاشف زمان ولد محمد زماں قوم جٹ ساکن کوٹ ہرا عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد کے باہر کھڑے تھے کہ محمد خاں مذکور ہمیں بلاکر اپنے گھر لے گیا جہاں مندرجہ بالا اشخاص قادیانی فرقہ کی تبلیغ باری باری کرتے رہے اور لوگوں کو قادیانی فرقہ میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے رہے۔ البتہ ہمیں بھی مذکوران نے احمدی فرقہ میں شامل ہونے پر کافی زور دیا۔ ہمارے علاوہ اس مجلس میں اصغر علی، صوفی محمد صادق قوم تارڑ اور محمد ارشد ولد ارشاد اللہ نمبردار مالک دیہہ جو کہ اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا ملزمان نے ہمیں تین عدد لٹریچر "ایک غلطی کا ازالہ"، "سیرت مسیح موعود" اور "کیا احمدی سچے مسلمان نہیں" دیئے۔ یہ لٹریچر جماعت اہل سنت کے بالکل منافی ہے۔ ملزمان مذکوران فرقہ احمدی میں شامل ہونے کے لئے لوگوں کو ترغیب دے کر اور مندرجہ بالا لٹریچر اپنے فرقہ کی مشہوری کرنے کے لئے بہت سنگین جرم کیا ہے۔ بذریعہ درخواست استدعا ہے کہ ملزمان مذکوران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔"

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈی۔سی گوجرانوالہ نے مخالفین کے ایماء پر اس کیس میں دفعہ ۲۹۵۔سی یعنی توہین رسالت کی دفعہ کا اضافہ کردیا ہے نیز گوجرانوالہ کے تین مربیان مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اور مکرم محمد داؤد صاحب کو بھی پولیس نے اس مقدمہ میں شامل کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ دفعہ ۲۹۸۔سی کے تحت سزا موت مقرر ہے۔

مقدمہ توہین رسالت کی دفعہ بڑھانا اور پھر گوجرانوالہ کے مربیان کو بھی مقدمہ میں شامل کرنا انتظامیہ کی صریح زیادتی اور جماعت احمدیہ کے خلاف بغض کی واضح مثال ہے جس کی تمام تر ذمہ داری ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ جاوید سرور پر پڑتی ہے جن کی دھاندلیوں اور بدعنوانیوں کے قصے ضلع بھر میں مشہور ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ پاکستان کے احمدی مظلوم بھائیوں کو اپنی شبانہ دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ظالموں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائے۔

محمود ہال لندن میں مجلس سوال و جواب

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شرکت متوقع تھی لیکن حضور انور چونکہ یورپ کے سفر پر تھے اس لئے حضور نے متبادل انتظام کے طور پر علماء کے ایک پینل کی منظوری عطا فرمائی تھی جس میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن، مکرم نصیر احمد صاحب قمر مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ اور مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ شامل تھے۔

کارروائی کا آغاز مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولینا اخلاق احمد صاحب انجم نے کی۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔

تعارف کے بعد سوالات کی مجلس شروع ہوئی اور پینل کے ممبران نے سوالات کرنے والوں کو تشفی کی حد تک سیر حاصل جوابات سے نوازا۔ یہ مجلس دو گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری
برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد